http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۲ تا ۱۸ ذیقعد ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۹

اسلام انسانیت کا دین

عیسائی نوجوان جیمس کا قبولِ اسلام

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی

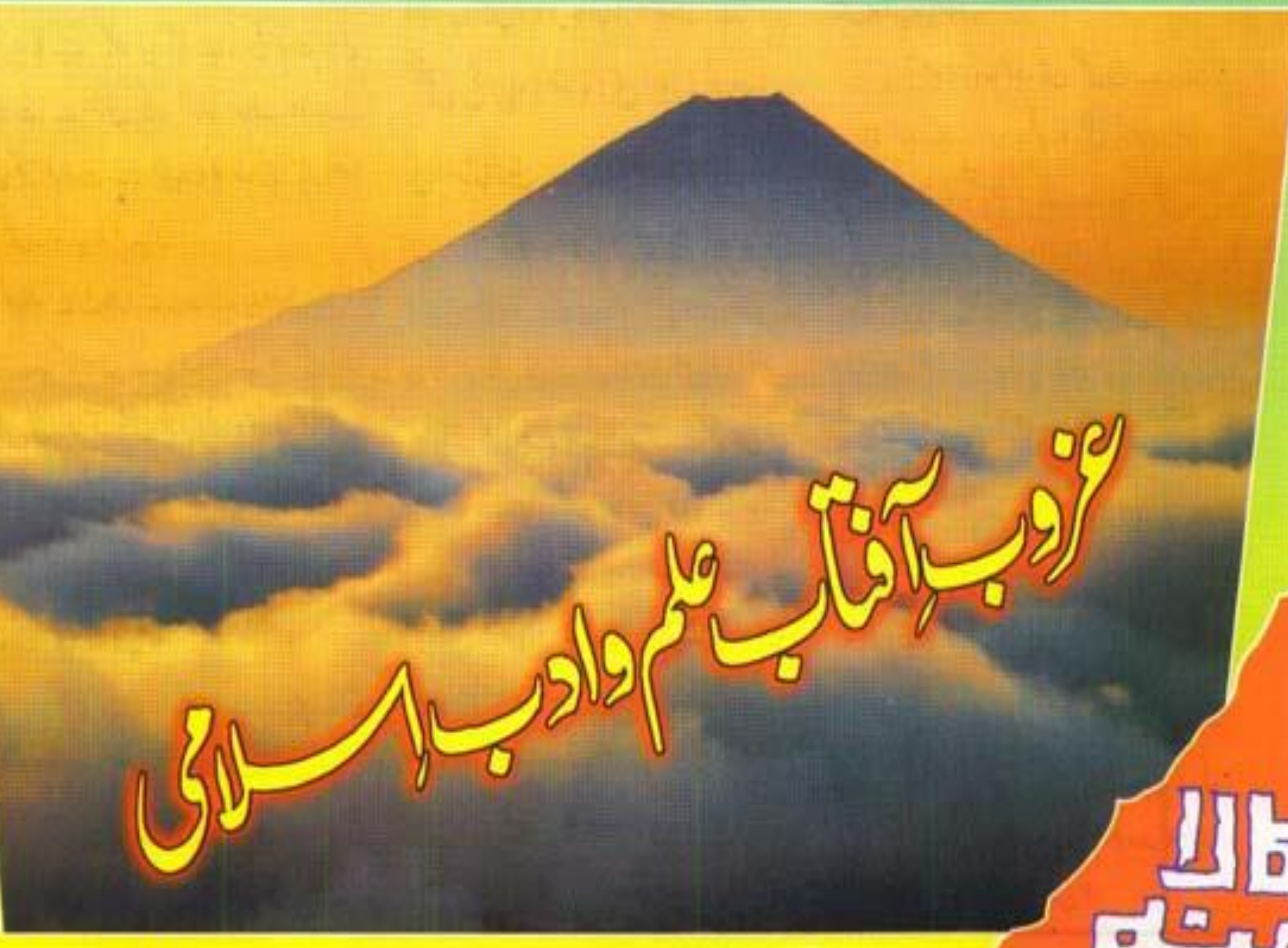

قیمت: ۵ روپے

حج و عمرہ کی فضیلت

حج سے گناہوں کی معافی اور نیکیوں کا باقی رہنا:

س…… سنا ہے کہ حج ادا کرنے کے بعد وہ انسان جس کا حج قبول ہو جائے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ پیدا ہونے کے بعد کوئی بچہ' کیا یہ بات درست ہے؟ اگر یہ بات درست ہے تو کیا اس شخص نے جواب تک نیکیاں کیں وہ بھی ختم ہو جائیں گی؟

ج…… گناہوں کے معاف ہونے سے نیکیوں کا ختم ہونا کیسے سمجھ لیا گیا ہے۔ حج بہت بڑی عبادت ہے جس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر عبادت سے نیکیاں تو ضائع نہیں ہوا کرتیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ:

"گویا وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔"

یہ گناہوں سے پاک ہونے کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جس طرح نومولود بچہ گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے اسی طرح "حج مبرور" کے بعد آدمی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

حج مقبول کی پہچان:

س…… اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم نے حج تو کر لیا ہے مگر معلوم نہیں خدا نے قبول کیا کہ نہیں۔ میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی مسلمان حج کر کے واپس آئے اور واپس آنے کے بعد پھر سے برائی کی طرف مائل ہو جائے یعنی جھوٹ' چوری' غیبت' دل دکھانا وغیرہ شروع کر دے تو یہ ان لوگوں کی نشانی ہوتی ہے جن کی عبادت خدا نے قبول نہیں کی ہوتی۔ کیونکہ انسان جب حج کر کے آتا ہے تو خدا اس کا دل موم کی طرح نرم کرتا ہے اور سوائے نیکی کے وہ اور کوئی کام نہیں کرتا۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

ج…… حج مقبول وہی ہے جس سے زندگی کی لائن بدل جائے۔ آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو اور طاعات کی پابندی کی جائے۔ حج کے بعد جس شخص کی زندگی میں خوشگوار انقلاب نہیں آتا اس کا معاملہ مشکوک ہے۔

نفل حج زیادہ ضروری ہے یا غریبوں کی استعانت:

س…… حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ دوران حج اسلامی یکجہتی اور اجتماعیت کا عظیم الشان مظاہرہ ہوتا ہے جس کی افادیت کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ مگر جواب طلب مسئلہ یہ ہے کہ آج کل نفل حج جائز ہے یا نہیں؟ خاص طور پر ان ممالک کے باشندوں کے لئے جہاں سے حج کے لئے جانے پر ہزارہا روپے خرچ کرنا پڑتے ہیں۔ جبکہ ایک مولانا صاحب نے روزنامہ "جنگ" کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"کمیونزم اور سوشلزم یعنی لادینیت کے حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی روٹی کا مسئلہ حل کر دیا جائے۔ پاکستان اور دیگر بہت سے مسلم ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان محض پیٹ کی مجبوری کی خاطر عیسائیت اختیار کر رہے ہیں۔ پاکستان کے غریب مسلمانوں میں اگر سوشلزم سے کوئی ہمدردی ہے تو محض پیٹ کی خاطر ہے ورنہ یہ لوگ بھی ہماری طرح مسلمان ہیں اور ضرورت پڑنے پر اسلام کے لئے جان بھی دینے کو تیار ہیں۔ نفل حج پر خرچ کی جانے والی رقم اگر پاکستان کے غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دی جائے تو میرا خیال ہے کہ ملک سے غربت کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا اور اسلامی نظام کی راہ میں حائل بہت سی رکاوٹیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔"

پچھلے سال اس سلسلہ میں میں نے دوسرے مولانا صاحب کو لکھا تھا تو انہوں نے میری تائید میں جواب دیا تھا کہ

"موجودہ حالت میں نفل حج کے لئے جانا گناہ ہے۔ اس رقم کو ملکی یتیموں اور محتاجوں میں تقسیم کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔"

آپ سے گزارش ہے کہ اس پر مزید وضاحت فرمائیں اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اس حقیقت سے باخبر فرمائیں تاکہ اسلامی نظام کی راہ آسان سے آسان تر ہو جائے؟

ج…… ایک مولانا کے زوردار فتویٰ اور دوسرے مولانا کی تائید و تصدیق کے بعد ہمارے لکھنے کو کیا باقی رہ جاتا ہے! مگر ناقص خیال یہ ہے کہ نفل حج کو تو حرام نہ کہا جائے البتہ زکوٰۃ ہی اگر مالداروں سے پوری طرح وصول کی جائے اور مستحقین پر اس کی تقسیم کا صحیح انتظام کر دیا جائے تو غربت کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ مگر کرے کون؟

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۲تا۱۸ ذیقعد ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۸تا۲۴ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ ۳۹

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- مجلس عاملہ کے اجلاس میں قادیانیوں کو انتباہ! ...... (اداریہ) 4
- اسلام انسانیت کا دین .... (حکیم سید محمود احمد سرو سہارنپوری) 6
- کالا منہ .... (جناب حامد میر صاحب) 11
- غروب آفتاب علم و ادب اسلامی .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 12
- مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی .... (قاری محمد افضل باجوہ) 15
- آہ! مولانا جمال اللہ الحسینی .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 21
- تختہ قادیانیت کو پہنچانیے .... (جناب طاہر رزاق صاحب) 22
- عیسائی نوجوان جیمس کا قبول اسلام .... (م۔ الف۔ ک) 23
- اخبار ختم نبوت 24

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک فی شمارہ ۵ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس عاملہ کے اجلاس میں قادیانیوں کو انتباہ

موجودہ حکومت کی تبدیلی کے وقت اعلان کیا گیا کہ آئین کلی حیثیت سے معطل ہے البتہ اس کی وہ دفعات جو موجودہ چیف ایگزیکٹیو کے کسی حکم سے متصادم نہ ہوں وہ برقرار ہیں اور عدالتیں اس آئین کے تحت امور انجام دیتی رہیں گی اسی طرح ملک کا نظام بھی انہی قوانین کے مطابق چلایا جائے گا۔ ملک میں مارشل لاء نافذ نہیں کیا جارہا البتہ ضرورت کے مطابق عبوری آئین کے تحت قوانین نافذ ہوں گے۔ اس سلسلے میں ایک عبوری آئین کی بنیاد رکھی گئی تو دینی حلقوں خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ جمعیت علماء اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں نے مطالبہ کیا کہ عبوری آئین میں اسلامی دفعات کو شامل کیا جائے' اس وقت وضاحت کی گئی کہ وہ دفعات معطل نہیں ہیں۔ قاری سعید الرحمن کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد صدر پاکستان سے بھی ملا انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ان دفعات کو نہیں چھیڑا جائے گا۔ اس سلسلے میں مولانا فضل الرحمن نے سخت موقف اختیار کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سے درخواست کی کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ کا اجلاس بلاکر اس پر غور کریں۔ اس دوران چیف ایگزیکٹیو نے عدالتوں کے ججوں سے بجبر احلف لیا' جس پر بعض ججوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اس حلف برداری کے بعد اس تشویش میں مزید اضافہ ہوا۔ اس دوران اگرچہ عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف اس آئین کے تحت فیصلے دیئے لیکن تشویش اس بات پر تھی کہ کہیں قادیانی اس سے فائدہ نہ اٹھائیں اور کچھ حساس عہدوں پر فائز نہ ہو جائیں اگرچہ کابینہ کی حد تک سیکورٹی کونسل میں کسی قادیانی کو نمائندگی نہیں دی گئی۔ جن لوگوں پر شبہات کئے گئے انہوں نے تردید کر دی بہر حال ان تمام امور کے پیش نظر حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' راقم الحروف شریک ہوئے۔ تفصیلی غور کرنے کے بعد وکلا کی مشاورت کا فیصلہ کیا گیا کہ فوری طور پر وفد چیف ایگزیکٹیو' وزیر قانون اور سیکورٹی کونسل کے ممبر جناب محمود غازی صاحب سے ملاقات کرے اور ان کو علماء کرام کی تشویش سے آگاہ کرے اسی طرح فیصلہ کیا گیا کہ فوری طور پر علماء کرام سے ملاقاتیں اور دیگر مذہبی تنظیموں سے مشاورت کر کے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس بلانے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔ اجلاس میں قادیانیوں کو متنبہ کیا گیا کہ آئین کی معطلی یا عبوری آئین کی وجہ سے یہ نہ سمجھیں کہ وہ ان ترامیم کو منسوخ کرالیں گے۔ یہ ترامیم مسلمانوں کی بے بہا قربانیوں کا نتیجہ ہیں اور اب تمام عدالتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ تمام اسلامی ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کیا جاتا ہے لہٰذا ایک ارب بیس کروڑ مسلمان ان کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اس لئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ وہ اقلیتوں کے دائرہ کار میں رہیں اور مسلمانوں کو مشتعل نہ کریں۔ بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مجبور ہوگی کہ وہ مسلمانوں کو دوبارہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بلائے جس کا خمیازہ قادیانیوں کو اٹھانا ہوگا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو شامل کیا جائے تاکہ قادیانیوں کی شرارتوں کا دروازہ بند ہو سکے۔ اجلاس میں جمعہ کی چھٹی بحال کرنے اور سودی نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

حضرت مولانا بدیع الزماں بھی رخصت ہوگئے

استاذ العلماء حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص' حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مشفق ترین استاذ حدیث ہزاروں طلباء کی محبوب شخصیت' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ابتدائی مجلس ادارت کے رکن' باطل کی سرکوبی کرنے والے قافلے کے سرخیل' داعی حق' مدرس بے بدل' خطیب مسجد دارالاسلام حضرت اقدس مولانا غلام رسول کے لخت جگر' ہمارے مخدوم و مشفق ترین استاذ حضرت اقدس مولانا محمد بدیع الزمان نور اللہ مرقدہ "۷۱" سال صبر ایوبی کی عملی تصویر پیش کرتے ہوئے آخر کار اپنے خالق حقیقی سے اس شان سے ملے کہ آسمان پر فرشتے اور زمین پر علماء' مشائخ' صلحاء' طلباء' اساتذہ' اہل علم' اہل تبلیغ اور اہل دین اشکبار تھے۔ ایسی کامیاب زندگی اور ایسی کامیاب موت خوش نصیبوں کو ہی نصیب ہوتی ہے اور حضرت اقدس مولانا محمد بدیع الزمان صاحب واقعی اس اعزاز کے حقدار تھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا قافلہ ایک مرتبہ شہر پہنچا تو آپ کو چھینک آئی' جس پر آپ نے الحمد للہ کہا جس کے جواب میں لاکھوں مسلمانوں نے یرحمک اللہ کہا تو ایوان صدارت اور قصر بادشاہی میں لرزا چھا گیا۔ بادشاہ اور اس کی بیوی گھبرا کر باہر نکل آئے تو حقیقت کا پتہ چلا کہ بادشاہت اس کا نام ہے۔ حضرت اقدس مولانا بدیع الزماں صاحب کو درویشی میں یہی بادشاہت حاصل تھی اور اس کا اندازہ جمعۃ المبارک کے دن ان کی نماز جنازہ پر ہوا کہ علماً صلحا اور اہل علم اور اہل دین حضرات کا ایک سیلاب امڈا چلا آرہا تھا۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے امامت کے فرائض انجام دیئے اور پہلی صف میں علماً کرام اور مجاہدین سے مد نظر آرہی تھیں۔ حضرت اقدس مولانا بدیع الزماں صاحبؒ تلہ گنگ کے ایک دیہات رحمٰن آباد میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا غلام رسول کے یہاں پیدا ہوئے تو ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ کا مبارک دن تھا' عیسوی سن کے حساب سے ۲۷/ اپریل ۱۹۳۱ء تھا۔ قبلہ والد صاحب نے سب سے پہلے حفظ قرآن کی سعادت کا حصول ضروری سمجھا کہ بچہ بھی سعادت مند بن جائے اور والدین کے سر پر بھی تاج مزین ہو۔ والد کی خواہش کے مطابق انتہائی کم عمری میں حفظ کی تعلیم مکمل کر کے گھر اں میانوالی' ملن اور ان کے مشہور مقامات پر مشہور بزرگوں سے تعلیم حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے انتہائی ذہانت اور محنت کا جذبہ دیا تھا اس لئے ہر استاد خصوصی شفقت کرتا جس کی وجہ سے ہر فن میں مہارت حاصل کرتے گئے۔ دورۂ حدیث کے لئے جب ۱۳۷۱ھ میں دارالعلوم ٹنڈوالہ یار پہنچے تو وقت کے خطیب اور ابدال مسانید حدیث پر مسند آرا تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور' حضرت اقدس محدث العصر جانشین حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' حضرت مولانا محمد اشفاق کاندھلویؒ' قاری عبدالمالکؒ وغیرہ کی نظر شفقت نے بھانپ لیا کہ یہ شاگرد مستقبل میں علوم دینیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا کرے گا' اس لئے خصوصی تربیت شروع کر دی۔ حضرت مولانا بدیع الزماں صاحب اساتذہ کی توقعات پر پورے اترے اور اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کر کے اساتذہ کرام کی مزید توجہات حاصل کیں' بعد ازاں کراچی تشریف لے آئے۔ حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم کا آغاز جامع مسجد باب الاسلام میں کیا تھا اور وہاں مدرسین کی ضرورت تھی۔ اپنے اکابر کے مشورے سے مولانا بدیع الزماں صاحب وہاں تشریف لے گئے' اس وقت دارالعلوم میں صرف تین اساتذہ تھے۔ حضرت نے تقریباً دس سال دارالعلوم میں تدریس کے فرائض انجام دیئے' اس تدریس کے دوران بہت ہی زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

بعد ازاں حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی دعوت پر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تشریف لے آئے اور حضرت کی خصوصی شفقت کی وجہ سے اساتذۂ حدیث میں شامل ہو گئے اور ابو داؤد شریف' مشکوٰۃ شریف اور دیگر بڑی کتب کے ساتھ ساتھ نحو میں اور ابتدائی صرف کی کتابوں میں آپ کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ طلباً پر آپ بہت مہربان تھے اور ہر وقت طلبا کا ہجوم آپ کے گرد رہتا' دیگر اساتذہ کرام کی آپ خصوصی تربیت فرماتے اور ان کو تدریس کے لئے تیار کرتے۔

حضرت اقدس مولانا بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ میں کام کرنے کے ساتھ آپ مسجد دارالاسلام پی ای سی ایچ ایس سوسائٹی میں خطیب کی حیثیت سے تشریف لائے اس طرح چوبیس گھنٹے آپ داعی کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ آپؒ جمعہ کی تقریر' روزانہ کا درس قرآن اور درس حدیث بہت زیادہ مقبول تھا اور بے شمار حضرات آپ کی وجہ سے دین کی طرف راغب ہوئے۔ بہت سے نوجوان علم دین کے حصول میں لگ گئے۔ آپ اپنی مسجد میں بڑے اکابرین کو بلانے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے۔ حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کو حد درجہ عشق تھا اور آپ نے اپنی زندگی حضرت کے مشن کے لئے وقف کر دی تھی۔ حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جب امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ' مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین کے طور پر تشریف لائے تو مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی' مولانا سید مصباح اللہ شاہ' مولانا محمد ادریس میرٹھی' مولانا محمد بدیع الزماں صاحب نے بھرپور طور پر خصوصی رفاقت کا حق ادا کیا اور اپنے مرشد اور شیخ کے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کو چار چاند لگا دیئے اور اس کی بے شمار شاخیں قائم کیں۔ جامعہ بنوری ٹاؤن سے وابستگی کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں حضرت بدیع الزماں کا بہت اہم کردار ہے۔ کراچی دفتر کا قیام اور اس کی ترقی آپ کی ہی مرہون منت ہے' ہفت روزہ "ختم نبوت" کا اجرا آپ کا کارنامہ ہے' اس طرح سواد اعظم اہل سنت' جمعیت علماً اسلام' سپاہ صحابہؓ اور دیگر مذہبی جماعتوں سے آپ بھرپور تعاون کرتے رہے۔ سولہ سال قبل آپ فالج کی ایک بیماری کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے لیکن داعی حق کی حیثیت سے اپنا فریضہ بستر پر بھی ادا کرتے رہے۔ آج تک کبھی آپ کی زبان سے اف یا ناشکری کے الفاظ نہیں سنے گئے بلکہ الحمد للہ فرماتے رہے۔ جمعرات کی شام عصر کے بعد آپ کا انتقال ہوا تو صابر باپ کے صابر بیٹوں نے وصیت کے مطابق فوراً غسل دیا اور جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ ہوا جس میں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا مسعود اظہر' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا امداد اللہ' مولانا محمد طلحہ' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا حماد اللہ شاہ' قاری محمد عثمان' مولانا زر ولی خان' مولانا اعظم طارق' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا احمد مدنی' مولانا عبدالغفور ندیم' مفتی خالد محمود' مفتی مزمل' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا ہارون مطیع اللہ' محمد عتیق الرحمٰن لدھیانوی' عبدالرزاق خان' محمد انور رانا' جمال عبدالناصر شاہد' عبدالستار رانا' حافظ عابد علی اور بے شمار علماً کرام شریک ہوئے۔ مولانا کے تینوں صاحبزادے مولانا سعید الرحمٰن' مولانا حفیظ الرحمٰن' مولانا عطاء الرحمٰن بہترین عالم ہیں اور دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا نذیر احمد تونسوی نے آپ کی وفات کو ایک عظیم نقصان کہتے ہوئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

اسلام انسانیت کا دین

معروف دانشور اور عالم دین جناب حکیم سید محمود احمد سرّو سہارنپوری نے ۲۴/اگست ۱۹۹۹ء کو منعقد ہونے والی "بین المذاہب" کانفرنس میں پیش نظر مقالہ پیش کیا جو حقانیت اسلام کے بارے میں ٹھوس دلائل و براہین کا مرقع ہے۔ افادیت کے پیش نظر بشکریہ ماہنامہ "دعوۃ" اسلام آباد ہدیہ قارئین کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں ....(ادارہ ختم نبوت)

حکیم سید محمود احمد سرو سہارنپوری

میرے لئے یہ بات ایک بڑا اعزاز ہے کہ میں آج آپ کے سامنے اسلام اور اس کی الہامی تعلیمات پر گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں اس پر اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق بخشی۔ میں سالیڈیرٹی انٹرنیشنل کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع مہیا کیا کہ میں دین اسلام کی حقیقی تعلیمات پہنچانے کی کوشش کروں' میری کوشش ہوگی کہ اسلام جیسا ہے جو کچھ لایا ہے اور جو کہتا ہے وہ اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کروں۔

خواتین و حضرات! اسلام کسی ایک علاقے' کسی ایک نسل یا کسی محدود جغرافیائی وحدت میں کسی اصلاح احوال کا مدعی نہیں' اس کا مخاطب نہ کوئی قوم ہے نہ کوئی وطن بلکہ وہ ساری نسل انسانی کو ایک وحدت تصور کرتا ہے اور ان تمام تفریقوں کو جو لوگوں نے اختیار کرلیں محض اضافی چیزیں سمجھتا ہے اور انہیں شناخت اور پہچان سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اسلام کا مخاطب انسان ہے جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا گیا:

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم.........الخ (آیت ۲۱)

ترجمہ: "اے لوگو! اپنے رب کی بندگی اختیار کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کی تخلیق بھی اسی نے کی تھی اور یہ دعوت تم کو اس لئے دی جارہی ہے تاکہ تم اس کی نافرمانی کی سزا سے بچ سکو۔"

خواتین و حضرات! آپ نے دیکھا کہ اسلام کی دعوت کا مخاطب انسان ہے 'خواہ وہ کالا ہو یا گورا' شرقی ہو یا غربی۔ پھر اسلام جنس کی تخصیص بھی نہیں کرتا۔

اس کے نزدیک اعمال کے نتائج کا انحصار اس پر نہیں کہ کام کرنے والا کون ہے؟ مرد ہے یا عورت' دونوں کے لئے اسلام نے اس بات کا پورا اہتمام کیا ہے کہ ہر کام کرنے والے کو اس کے پورے پورے معاوضے اور آخرت میں اعمال ہی کی بنیاد پر اس کے لئے مکمل اجر کی ضمانت مہیا کی جائے یہ ضمانت بھی کسی مشکوک اقتدار یا جانبدار شخصیت کی طرف سے نہیں بلکہ اس اللہ کی طرف سے ہے کہ جو مردوں کا بھی رب ہے اور عورتوں کا بھی رب ہے۔ اعمال کے نتائج کی یہ نوید سورۂ نساء کی آیت ۱۲۴ میں فراہم کردی گئی:

ترجمہ: "اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔"

یہ اتنا واضح حکم ہے جو اعمال کی بنیاد پر سب کے لئے اجر کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام نے اللہ کی توحید کا وہ مشترکہ سرمایہ پیش کیا ہے جو پوری انسانیت کا مرکز اتصال ہے کہ اللہ ہے اور وہی خالق ہے' وہ ایک ہے اور وہ سب کا ہے۔ اسی تصور کی بنیاد پر اسلام دنیا کی ساری اقوام کو دعوت اتحاد و اشتراک عمل دیتا ہے' وہ سب سے کہتا ہے کہ: آؤ اے اہل کتاب! ہم ایک کلمے پر اکٹھے ہوجائیں' جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے اور ظاہر ہے کہ وہ مشترکہ کلمہ اللہ کا اعتراف اور اس کی بندگی کا اقرار ہے۔ اس بات کو قرآن میں سورۂ آل عمران کی آیت ۶۴ میں پوری طرح واضح کرکے انسانیت کو دعوت اتحاد دی ہے:

ترجمہ: "اے نبیؐ! کہہ دیجئے کہ اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں

اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے۔"

خواتین و حضرات! اگر آپ غور فرمائیں تو وحدت فکر و خیال اور محبت عام کا اس سے بڑا پیغام اور کیا ہوگا؟ جو اسلام نے ساری دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ پھر خدا کی اس توحید کے تصور کو واضح کرتے ہوئے اسلام کی دوسری عظیم الشان خدمت اور احسان جو آدم کی ساری نسل پر ہوا وہ یہ ہے کہ اس نے انسانوں کی تقسیم کے سارے غیر منطقی اور غیر عقلی فلسفے ایک ضرب سے مسترد کردیئے اور وحدت نسل انسانی کا وہ حقیقی نور بکھیر دیا جس نے علاقائیتوں' لسانی طبقوں اور نسلی قید خانوں کو مسمار کر کے صدیوں کے محبوس انسان کو ہر قید سے آزاد کر دیا۔ سورۂ نساء کی پہلی ہی آیت میں وحدت انسانیت کا یہ بنیادی نکتہ اتنا واضح ہے کہ جسے کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔

ترجمہ: "لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔"

اس آیت نے ہمیں یہ روشنی عطا کر دی ہے کہ زمین میں بسنے والا ہر انسان کالا ہو یا گورا' شرقی ہو یا غربی ہو کہ عجمی ایک ہی باپ کا بیٹا ہے اور وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی وحدت کا اتنا اہتمام فرمایا ہے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بیوی کا انتخاب کسی دوسری نوع جنس یا کسی اور علاقے سے نہیں کیا۔ وہ حضرت حوا کو نہ کسی اور سیارے سے لایا' نہ ان کی تخلیق کسی علیحدہ وجود کی صورت میں تھی' بلکہ اللہ نے آدم کی بیوی کو خود ان ہی کے وجود سے نکالا اور ہر انسان کو اس بات سے باخبر کر دیا گیا کہ تم ایک ہی باپ کے بیٹے ہو اور ایک ہی ماں کی اولاد ہو اور انسان کی کوئی تقسیم اس بنیاد پر نہیں کی جا سکتی کہ اس کا علاقہ کونسا ہے' اس کا رنگ کیسا ہے' وہ زبان کونسی بولتا ہے اور اس کی نسل کیا ہے؟ ان ساری اضافی صفات کو وحدت نسل انسانی کے اس قرآنی منشور نے مستقلاً ختم کر دیا۔ ساتھ اس بات کی بھی وضاحت کر دی گئی کہ شعوب و قبائل کا نظام محض پہچان کے لئے ہے' اعزاز کے لئے نہیں۔ سورۂ حجرات کی آیت ۱۳ میں یہ قانون بھی بیان کر دیا گیا:

ترجمہ: "لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو' در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

خواتین و حضرات! اسلام محض ایک فلسفہ نہیں بلکہ ایک ایسا عملی نظام ہے جو حقائق زمین بر سر زمین کی بنیاد پر نہ صرف یہ کہ مسائل کے حل کے لئے منصوبہ رکھتا ہے' تدابیر بتاتا ہے بلکہ اس نے اس منصوبے کے مطابق معاشرہ بنایا ہے' سوسائٹی کی تشکیل کی ہے' ریاست کو جنم دیا ہے' حکومت کے شعبے مرتب کئے ہیں' انہیں چلایا ہے' اور ان کے نتائج و توقعات کی صورت میں دنیا کے سامنے موجود ہیں اور انسانیت کے روشن ابواب کی صورت میں انسانی تاریخ کا تابناک حصہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ زمین پر انسانیت اور محبت کا پیغام عام کرنے کے لئے سب سے پہلے جس بات کی ضرورت ہے وہ محبت کے دشمنوں کی نشاندہی ہے۔ اس کے بغیر اگر ساری دنیا اس بات کا وظیفہ پڑھتی ہے کہ محبت بہت اچھی ہے' انسانیت بہت ضروری ہے تو بھی دنیا میں نہ محبت پھیل سکتی ہے نہ انسانیت پروان چڑھ سکتی ہے' اس کے لئے سب سے اہم کام ہی یہ ہے کہ انسانیت اپنے دشمنوں کو پہچان لے اور محبت ان فسادیوں سے آشنا ہو جائے جو نفرتوں کی آگ دہکاتے ہیں اور تصادم کی فضا پیدا کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات! میں آپ کے سامنے جس اسلام کی نمائندگی کرنے کے لئے گفتگو کر رہا ہوں' اس نے انسانیت کے ان دشمنوں کو بھی بے نقاب کر دیا ہے اور وہ دشمن ہیں اگرچہ بہت ہی محدود مگر نہایت چالاک افراد' جن میں کچھ سیاسی راہنمائی کا منصب سنبھالے ہوئے ہیں اور کچھ نے مفاد پرستانہ مذہبی قیادت کا آستانہ تعمیر کر لیا ہے۔ ان کے اپنے اپنے مفادات ہیں اور ان کے حصول کے طریقہ کار ہیں' یہ دونوں طبقے ہر عہد میں موجود رہے ہیں اور کیونکہ ان کے مفادات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں لہٰذا مجھے تو ساری انسانی تاریخ میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ان دونوں کے درمیان ایک غیر تحریری معاہدہ زمانے میں موجود رہا ہے اور اس معاہدے کی دو مستقل دفعات بھی ہیں۔ ایک یہ کہ سیاسی راہنما کے پاس حق حکمرانی خدا کا عطا کردہ ہے اور اس لئے ہر حال میں اس کی وفاداری گویا خدا کی وفاداری ہے اور دوسری دفعہ کے تحت مفاد پرست مذہبی پیشوا کا نسلی اور شخصی تقدس اس کے پاس بھی گویا منجانب اللہ ہے اس کے تقدس سے انحراف گویا خدا سے بغاوت ہے۔

خواتین و حضرات! زمانہ کوئی سا بھی ہو اور تاریخ میں شخصیات کے نام کچھ بھی ہوں لیکن آپ محسوس کریں گے کہ یہ وہ گٹھ جوڑ ہے جو ان مفاد پرستوں کو اللہ کے معصوم بندوں پر وہ اختیار دیتا ہے کہ جس کے ذریعے سے انسانوں کی گردنوں میں انسانوں کی غلامی کے طوق پڑے رہے اور چند چالاک لوگ 'لوگوں کو نام نہاد مذہبیت کے نام پر لڑاتے رہے اور خونریزیوں کی سرپرستی ہوتی رہی۔ مفاد پرست مذہبی پیشواؤں نے ظالم حکمرانوں کو تحفظ فراہم کیا' کبھی دیوتاؤں کے نام پر' کبھی دیویوں کے نام پر' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کا نمرود ہو یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کا فرعون۔ ان کا حق حکمرانی یہی کہہ کر کے مضبوط کیا جاتا رہا کہ یہ فرعون ہے 'رائع دیوتا کا بیٹا' اور یہ نمرود ہے 'یہ چاند دیوی سے منسوب ہے' یہ کھیل ساری دنیا میں کھیلا جا رہا ہے' برصغیر کی اس قدیم تاریخ میں یہ سورج ونسی راجپوت اور چندر ونسی راجپوت اسی نام پر حکومتیں کرتے رہے کہ وہ سورج دیوتا کے بیٹے ہیں یا چاند دیوی کی اولاد ہیں۔ انہی نام نہاد مذہبی پیشواؤں نے ظالموں اور غاصبوں کو ظل اللہ قرار دیا۔ حکمران خدا کا سایہ قرار دیئے گئے' اس منظر میں آپ خود محسوس کریں گے کہ یہ دونوں چالاک گروہ مذہب کو آڑ بنا کر نہ صرف یہ کہ انسانوں کا استحصال کرتے رہے بلکہ ان کی قانونی موشگافیوں نے مذاہب کے محبتوں کے چشمے نفرتوں کے جہنم میں تبدیل کر دیئے۔ انسانوں کو انسانوں سے لڑایا گیا' طبقات کی بالادستی' لسانیت کا تحفظ' علاقائیت کا فروغ' ان خوشنما نعروں میں انسانوں کو الجھا کر کسی نے ٹیکس وصول کئے اور کسی نے نذرانے سمیٹے' وہ حکمران جو محض نفس کے بندے تھے انہوں نے مفاد پرست بہروپیوں کو مذہبی تقدس کی مسندوں پر بٹھایا' ان کے ہاتھ چوم کر اور ان کے کپڑوں سے برکت لے کر ان کے تقدس کا ڈھنڈورا پیٹا اور مذہبی پیشوائیت کے ان ریاکاروں نے حکمرانوں کی اطاعت کی تعلیم دی اور اسے ضروری قرار دیا اور اس طرح ایک نے دوسرے کو تحفظ دے کر اپنی اپنی حکمرانیاں مضبوط کیں۔ مذہبی پیشوا نے کہا ہم تمہارے پنجہ جبر سے عوام کو نہیں نکلنے دیں گے مگر تم ہماری عقیدتوں کا ڈھنڈورا پیٹو اور ہمارے نذرانوں کے ڈھیر میں کمی نہ ہونے دینا۔ حکمرانوں نے عملاً کہا ہم تمہاری بڑائی اور تقدس کا برملا اعتراف کریں گے مگر تم ہمارے حق حکمرانی کی پرزور وکالت بھی کرنا اور مدافعت بھی۔

خواتین و حضرات! میں نے ایک مختصر سا جائزہ آپ کے سامنے محبت اور انسانیت کے ان دشمنوں کا پیش کر دیا جو مذہب جیسے پاکیزہ حصار عافیت کو اپنی ہوا و ہوس کے لئے پناہ گاہ بناتے رہے لہٰذا مجھے کہنے دیجئے کہ سالیڈیرٹی انٹرنیشنل کے اس فورم سے بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد آپ نے کیا ہے اور یہ اچھا اقدام' محبت کے سفر کا آغاز' اور انسانی حقوق کے تحفظ کا نعرہ لگا کر آپ چلے ہیں لیکن وہ محبت تو جبھی ملے گی جب آپ اللہ کے دین کی طرف پلٹیں گے' نسل انسانی کی وحدت کو مانیں گے اور حقوق کی طلب کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کا اہتمام بھی کریں گے' یہاں اسلام ہی کے حوالے سے مجھے آپ سے یہ بھی کہنا ہے کہ امن کی خواہش اس وقت تک تکمیل آرزو کی منزل نہیں پا سکتی جب تک آپ ظالموں کو ظلم سے روکنے کا اہتمام نہ کریں اور ظالم کو ظلم سے اسی وقت روکا جا سکتا ہے جب کہ آپ یہ بات مان لیں کہ کوئی ظلم کرنے والا میرا اپنا نہیں ہے چاہے وہ میرا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ اس بات کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا:

"اپنے بھائی کا ساتھ دو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ مظلوم کا ساتھ دینے کی بات تو سمجھ میں آگئی' ظالم کا ساتھ کس طرح دیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ظلم سے روک دو' یہی ظالم کا ساتھ دینا ہے۔"

خواتین و حضرات! اسلام نے جس طرح ساری انسانیت کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی اسی طرح اس نے معاشرتی ڈھانچہ عدل کی بنیاد پر قائم کیا اور قرآن نے برملا کہا:

ترجمہ: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔"

یہ انصاف فرد اور فرد کے درمیان بھی ہے اور ریاست اور ریاست کے درمیان بھی' اور قیام امن اور محبت کی بقا کے لئے اسلام نے ظالموں سے نمٹنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ اسی طریقے کا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے اور یہ بات میرے لئے کسی شرمندگی کی بات نہیں بلکہ محبت کی خوشگوار فضا میں مسکراہٹوں کے نور اور انسانیت کے پیار کے ساتھ میں اسلام کے آداب جنگ کو بڑے افتخار اور اعزاز کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے پہلے یہاں میرے محترم سردار

بلبیر سنگھ نے پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں قتل ہونے والے معصوم لوگوں کی تعداد بیان کی ہے جو کروڑوں میں ہے۔ یہ کیوں مارے گئے؟ کسی قوم پر اپنی بڑائی کا بھوت سوار ہو گیا تھا' وہ اپنی اعلیٰ نسل پر فخر کا خراج مانگنے نکلے تھے اور انہوں نے ملک کے ملک برباد کر دیئے اور اسی طرح یہاں آپ کے سامنے بوسنیا کے عزت مآب سفیر نے اپنے ملک میں سربوں کے ہاتھوں شہید ہو جانے والے لوگوں کی تعداد لاکھوں میں بتائی ہے۔ اسی کے درمیان میں بھی ایک بات کہتا ہوں کہ اگر سربوں نے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کو عیسائیت کا دشمن قرار دیتے ہوئے مارا تو پھر آخر نیٹو کے سربوں پر یہ حملے جو کوسوو کے مسلمانوں کی حمایت میں تھے کیا عنوان پائیں گے؟ حضرات! ان دونوں تینوں باتوں سے وہی ایک نتیجہ نکلتا ہے کہ لوگ نام بدل لیتے ہیں مگر قتل و خون ریزی کا بنیادی نکتہ مذہب نہیں ہوتا' خدا اور پیغمبر نہیں ہوتے بلکہ زمین کا حصول' انسانوں کا استحصال اور خود ساختہ بڑائیوں کے نعرے ہوتے ہیں۔ اسلام نے لڑائی کے ہر عنوان کو مسترد کر دیا اور جنگ کے آداب میں سب سے پہلا ادب اس بات کو قرار دیا کہ اب لڑائی صرف قیام عدل و انصاف کے لئے ہو گی اور صرف ان سے ہو گی جو تم سے لڑیں۔ یعنی وہ ظالم لوگ جو امن برباد کرنے کے لئے انھیں ان کے ظالمانہ رویوں کو تبدیل کرنے کے لئے' فتنے کو فرو کرنے کے لئے لڑو لوگوں کو حصار عافیت مہیا کرنے کے لئے لڑو:

ترجمہ: "اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت میں جنگ کا پہلا ادب یہ ہے کہ وہ صرف اللہ کے لئے لڑی جائے گی' دوسرے یہ کہ صرف ان سے لڑی جائے گی جو تم سے لڑنے کے لئے آئیں اور اس میں بھی اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ اللہ کے محبوب حد سے زیادتی نہیں کرتے۔

یہاں میں پھر عرض کروں گا کہ اسلام محض فلسفہ نہیں ہے بلکہ اپنے ساتھ ایک مکمل عملی تعبیر رکھتا ہے۔

معزز خواتین و حضرات! یہاں مختلف مذاہب کے بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان محبت کے سفیروں کے درمیان میں اس تاریخی حقیقت کا برملا اظہار کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ اسلام کے لئے لڑی جانے والی کوئی جنگ بھی نہ حصول زمین کی جنگ ہے نہ اقتدار کی۔ انہی مفاد پرست مذہبی پیشواؤں نے جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اسلام کے آداب جنگ پر اور فتوحات غزوات پر توسیع پسندی کے الزامات لگائے ہیں مگر آیئے! ہم تاریخ کے آئینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا ایک مختصر جائزہ آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں فیصلہ آپ خود کر لیجئے۔

خواتین و حضرات! اسلام کی تاریخ میں لڑی جانے والی پہلی جنگ غزوہ بدر ہے' کیا آپ تاریخ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ مکہ سے ۳۷۰ کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے بدر میں لڑنے کون آیا تھا؟ مدینے سے تو کوئی لشکر مکہ پر حملہ کرنے نہیں گیا' پھر اس سے اگلے ہی سال آیئے تاریخ سے پوچھتے ہیں کہ احد پر چڑھائی کس نے کی تھی؟ اور پھر اس سے اگلے ہی سال عرب کے سارے قبائل کو اکٹھا کر کے یہ کون لوگ تھے جو مدینہ منورہ پر ٹوٹ پڑے تھے اور جن کو روکنے کے لئے مسلمانوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں خندق کھود کر مدینہ کا تحفظ کیا تھا۔ اس میں کوئی جارحیت' کوئی حملہ آوری ایسی ہے جسے آپ مدینہ منورہ کے کھاتے میں ڈال سکیں؟ آپ لوگوں کے ذہن میں ہو سکتا ہے یہ سوالات بھی اٹھیں کہ روم کی عیسائی قوت سے لڑائی اور ایران کی مجوسی قوت سے ٹکراؤ کو توسیع پسندی قرار دیا جائے مگر میں آپ سے کہوں گا تاریخ کے آئینے میں اسلام کا چہرہ یہاں بھی محبت اور للّٰہیت کے نور سے جگمگا رہا ہے' کیا یہ دومۃ الکبریٰ کے حکمران موتہ پر چڑھائی کرنے آئے تھے کہ مسلمانوں نے پہل کی تھی؟ مسلمان تو یہاں بھی اپنے دفاع کے لئے نکلے تھے' اپنے سفیر کے خون کی حرمت کے لئے نکلے تھے اور پھر تبوک کی سرحدوں کی طرف جانے والا لشکر بھی اتنا ہی امن نواز ہے جتنا مدینے کے گرد خندق کھودنے والے مجاہدین...... اس لئے کہ شام کی سرحدوں پر دومۃ الکبریٰ کی فوجوں کا اجتماع مدینہ منورہ کی ریاست پر حملہ آوری کی پیش بندی بھی تھی اور پیش قدمی بھی۔ یہ وہ سارا نقشہ جنگ ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ جو اسلام کے اس اصول کا آئینہ دار ہے کہ تم ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ زیادتی سے گریز کا جو تابناک نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے وہ صرف اسی کا حصہ ہے اور پھر جنگ کا یہ ادب بھی اسلام ہی نے سکھایا:

ترجمہ: "تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ

فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے' پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔"

خواتین و حضرات! میں نے بار بار قرآن کے نظام جنگ میں جنگ کے قوانین کو احکامات جنگ نہیں کہا آداب جنگ کہا ہے۔ اس لئے کہ اسلام تو جنگ کو بھی حد تہذیب میں لے آیا ہے اور محبت کے تحفظ کے لئے اور انسانیت کی بقا کے لئے جو دوا ناگزیر تھی اس نے اسے استعمال تو کیا ہے مگر ایک اچھے معالج کی طرح بیماری کے خلاف لڑائی لڑی ہے بیماروں کے خلاف نہیں۔

صاحب صدر! مجھے احساس ہے کہ بات طویل ہو گئی مگر اس سے کم اختصار ممکن بھی نہیں تھا اب آخر میں اپنے مضمون کو سمیٹتے ہوئے تاریخ کا ایک سب سے روشن باب آپ کے سامنے رکھے دیتا ہوں اور وہ فتح مکہ کا منظر ہے اس میں کمزور کے اخلاق کی بات نہیں ہے اس لئے کہ کوئی اسے کمزوری قرار دے سکتا ہے یہاں طاقتور کے اخلاق کا منظر ہے۔ جہاں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دس ہزار جاں نثاروں کے ساتھ کوئی خون بہائے بغیر فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے ہیں اور آج ان کے سامنے وہ سارے ظالم سرنگوں ہیں جنہوں نے تیرہ سال تک مکہ میں کوئی ظلم ایسا نہیں تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکاروں پر نہ کیا ہو اور ہجرت کے بعد آٹھ سال تک مدینے میں بھی انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیا گیا آج کے اس مجمع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا کلیجہ چبانے والے بھی ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کانٹے بچھانے والے بھی ہیں اور قوت و اقتدار آج ان مقدس ہاتھوں میں ہے جو اکیس سال ستائے گئے مگر آج اس پورے مجمع کو یہ کہہ کر معاف کر دیا گیا کہ جاؤ تمہارے لئے معافی ہے اور بات صرف معافی ہی کی نہیں بلکہ انہوں نے تو مکہ کی اپنی وہ جائیدادیں بھی جن پر سرداران مکہ نے قبضہ کیا ہوا تھا ان ہی کو بخش دیں اور فتح مکہ کے اس اجتماع عام میں آج اللہ کی بڑائی بلند کرنے کے لئے جس آدمی کا انتخاب کیا گیا ہے کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اللہ کی بڑائی کا اعلان کرے' وہ حضرت بلال حبشیؓ ہیں۔ گویا وہ اللہ کی بڑائی کا اعلان بھی ہے اور نسل انسانی کی وحدت و مساوات کا عملی اظہار بھی ہے کہ نسل پرستوں کی نسل پرستی اور علاقائیوں کا گھمنڈ آج ختم ہو گیا ہے۔ اللہ بڑا ہے' انسان سب برابر ہیں' کالے اور گورے کی کوئی تمیز نہیں ہے' اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب انسانی حقوق کا منشور بھی ہے اور دستور بھی۔

ترجمہ: "ساری تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے تم سے باپ دادا کا نام لے کر بڑائی کرنے کے تکبر کو دور کر دیا اور جہالت کی اس نجاست کو تم سے دور کر دیا' لوگو! انسانوں کی دو قسمیں ہیں ایک فرمانبردار اللہ سے ڈرنے والے اور اللہ کے نزدیک معزز لوگ اور دوسرے بدبخت اور نافرمان لوگ۔ تم سب لوگ آدم کی اولاد ہو اور آدم کو اللہ نے مٹی سے بنایا۔"

خواتین و حضرات! آپ نے دیکھا کہ اس خطبے میں انسانوں کی جس تقسیم کا ذکر ہے وہ ان کے اعمال کی بنیاد پر ہے نہ کہ ان کی نسل یا علاقے کی بنیاد پر۔ حقیقتاً آدمی دو ہی قسم کے ہو سکتے ہیں اور دو ہی قسم کے ہیں۔ ایک فرمانبردار آدمی اور ایک نافرمان آدمی یعنی ایک اللہ کے لئے پیار کرنے والا آدمی جو قیامت میں اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا پیکر سورج کی طرح دمک رہا ہو گا' دوسرا وہ نافرمان آدمی جو حقیقت میں نفرتوں کا سوداگر ہے اور آخرت میں روسیاہ ہو کر اٹھے گا۔ یہاں یہ بات بھی سوچ لیجئے کہ حقیقتاً آدمی کو اچھا بننے کے لئے بھی کچھ کرنا پڑتا ہے اور برا بننے کے لئے بھی اس کا کوئی عمل ہی اسے برا بناتا ہے۔ اس اعتبار سے انسان کی یہی دو قسمیں حقیقی ہیں اور باقی سب انسانوں کے اپنے مفادات ہیں جس کے ذریعے سے وہ اپنے قید خانے خود بناتے ہیں۔ کبھی اس میں کسی کو قید کرتے ہیں کبھی خود قید ہو جاتے ہیں اور سلسلہ اسی طرح جاری ہے' بہت مبارک ہیں وہ لوگ جو آج کے اس دور میں محبت کی بات کرنے اٹھے ہیں' محبت کرنا چاہتے ہیں' پیار پھیلانا چاہتے ہیں' لوگوں کو دہشت گردی اور ظلم و ستم سے بچانے کا مشن لے کر اٹھے ہیں۔ میں نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت اور اس کا طریقہ کار بھی رکھ دیا ہے اور اپنے مقدور بھر محبت کے دشمنوں کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ میں اللہ کا بڑا شکر گزار ہوں جس نے مجھے حق بات کہنے کی توفیق بخشی۔

خواتین و حضرات! میں آپ سب کا بھی بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ جیسے عاجز و مسکین کی یہ باتیں بڑے صبر و سکون سے سنیں آخر میں' میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنی اطاعت اور اپنے بندوں سے پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆..........☆☆

کالا مُنہ

امریکی کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز کو ترکی اور الجزائر میں اکثریت کے ساتھ مذہبی امتیاز پر مبنی سلوک اس لئے نظر نہیں آیا کہ کمیٹی کے ارکان نے اپنے مفادات اور تعصب کی عینک لگا رکھی ہے۔ اس کمیٹی کو پاکستان میں عیسائیوں اور قادیانیوں کے ساتھ زیادتی تو نظر آتی ہے لیکن اسرائیل اور بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی نظر نہیں آتی.......... جناب حامد میر صاحب کی چشم کشا تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

جناب حامد میر صاحب

امریکہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دفتر خارجہ کی طرف سے ایک مذہبی افسر کا تقرر کیا گیا ہے۔ یہ مذہبی افسر دفتر خارجہ کو بتائے گا کہ دنیا کے کن کن ممالک میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے۔ مذہبی افسر کا تقرر امریکی کانگریس کی ایک خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا نتیجہ ہے۔ امریکی کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز کی رپورٹ حال ہی میں دفتر خارجہ کو پیش کی گئی تھی۔ اس رپورٹ کے مطابق سعودی عرب' ایران' سوڈان' انڈونیشیا اور پاکستان وہ ممالک ہیں جہاں اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے۔ رپورٹ میں کچھ کمیونسٹ ممالک پر بھی مذہبی آزادیاں سلب کرنے کا الزام لگایا گیا ہے جن میں چین' شمالی کوریا اور ویتنام شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں توہین رسالتؐ کے قانون کو عیسائیوں اور قادیانیوں کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ امریکہ ایسے کسی ملک کو امداد نہ دے جہاں اقلیتوں کی مذہبی آزادی کو سلب کیا جاتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ میڈ لائن البرایٹ نے اس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی آئندہ خارجہ پالیسی اس رپورٹ کو سامنے رکھ کر بنائی جائے گی۔

امریکی کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز کی یہ رپورٹ پاکستانی حکومت اور پورے عالم اسلام کے لئے قابل غور ہے۔ یہ رپورٹ جمہوریت اور انسانی حقوق کے لئے امریکہ کی جھوٹی محبت اور بین الاقوامی دغابازی کا پول کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اس رپورٹ کے باعث کم از کم پاکستان میں اقلیتوں کے لئے مسائل میں ضرور اضافہ ہوگا۔ کیونکہ امریکی کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز نے پاکستان میں اقلیتوں کے بعض جائز مسائل کو بھی انتہائی نامناسب انداز میں پیش کیا اور پاکستانی اقلیتوں کے کیس کو کمزور کردیا ہے۔

امریکی کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز کا دائرہ کار صرف اقلیتوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کمیٹی نے دنیا بھر میں مذہبی امتیاز کی نشاندہی کرنی تھی لیکن یہ کمیٹی بڑی ڈھٹائی سے ایسے ممالک کے نام گول کر گئی جہاں اقلیت کی بجائے اکثریت کی مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں تازہ ترین مثال ترکی کی ہے جہاں عورتوں کو اسلامی لباس پہننے سے روک دیا گیا ہے۔ الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ انتخابات میں کامیابی حاصل کئے بیٹھی ہے لیکن وہاں کی امریکہ نواز فوجی حکومت انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والی جماعت کو اقتدار منتقل کرنے سے گریزاں ہے بلکہ مساجد میں نماز ادا کرنے والوں اور داڑھی رکھنے والوں کو غدار سمجھتی ہے۔ کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز کو اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کے ساتھ کیا جانے والا ظلم بھی نظر نہیں آیا۔ حالانکہ اسرائیلی فوج آئے دن فلسطینیوں کی مساجد پر حملے کرتی ہے اور بعض مساجد میں فلسطینیوں کو نماز ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اس کمیٹی کو بوسینیا کے مسلمانوں کے ساتھ سربیا کا ظلم بھی نظر نہیں آیا۔ سربیائی عیسائیوں نے مسلمانوں کی مساجد کو جگہ جگہ شہید کیا اور تو اور امریکی کانگریس کی اس کمیٹی کو بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ کیا جانے والا سلوک بھی نظر نہیں آیا۔ کون نہیں جانتا کہ بھارتی ریاست اتر پردیش کا موجودہ وزیر اعلیٰ بابری مسجد پر حملے کے مقدمے میں ملوث ہے اور بھارت کی انتہا پسند ہندو جماعت بی جے پی مسلمانوں کو مزید مساجد شہید کرنے کی دھمکیاں دے رہی ہے۔

امریکی کانگریس کی کمیٹی برائے مذہبی امتیاز کو ترکی اور الجزائر میں اکثریت کے ساتھ مذہبی امتیاز پر مبنی سلوک اس لئے نظر نہیں آیا کہ کمیٹی کے ارکان نے اپنے مفادات اور تعصب کی عینک لگا رکھی ہے۔ اس کمیٹی کو پاکستان میں عیسائیوں اور قادیانیوں کے ساتھ زیادتی تو نظر آتی ہے لیکن اسرائیل اور بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی نظر نہیں آتی۔ کمیٹی کے ارکان کی یہی بددیانتی پاکستانی اقلیتوں کے لئے نقصان کا باعث بنے گی۔ اب ان اقلیتوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھانے والوں کو امریکی ایجنٹ کہا جائے گا۔ امریکی دفتر خارجہ کا تعصب اور بددیانتی صرف امریکی عوام کے لئے بدنامی کا باعث نہیں بن رہا' بلکہ اسلامی ممالک میں جمہوریت اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لئے بھی نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ وہ وقت قریب ہے جب امریکی اور دیگر مغربی ممالک کے تعصب اور بددیانتی کے باعث جمہوری اسلامی ممالک میں جمہوریت کا تصور بدلنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

امریکی دفتر خارجہ کو چاہئے کہ وہ مذہبی امتیاز کو چھوڑے اور نسلی امتیاز کے بارے میں ایک کمیٹی قائم کرے۔ یہ کمیٹی صرف ایک سوال کا جواب دے اور وہ یہ کہ کیا امریکہ میں کسی کالے کو صدر بنایا جاسکتا ہے؟ امریکی دفتر خارجہ کو کمیٹی برائے نسلی امتیاز کی رپورٹ کو غائب کرنا پڑے گا' کیونکہ امریکہ میں کبھی کوئی کالا صدر نہیں بن سکتا۔ امریکہ کی جعلی جمہوریت پسندی اور انسانی حقوق کے لئے چیخ و پکار کا بھانڈا پھوڑنے کے لئے یہی ایک سوال کافی ہے کہ کیا کوئی کالا امریکہ کا صدر بن سکتا ہے؟ یہ ایک سوال امریکی دفتر خارجہ کے کالے منہ سے نقاب ہٹا دیتا ہے۔

☆☆..................☆☆

غروبِ آفتاب علم وادب اسلامی

عالم اسلام کے عظیم مفکر، مقرر، مدبر، عظیم مصنف دانشور، عہد آفریں شخصیت، خانوادۂ سید احمد شہیدؒ کے روشن آفتاب سے امت مسلمہ محروم ہو گئی ہے جو "غروبِ آفتاب علم وادب اسلامی" بن کر نصف صدی تک عالم اسلام کو منور کرتا رہا۔ بیسویں صدی عیسوی کے آخری غروبِ آفتاب کے ساتھ گویا علم وادب اسلامی کا آفتاب بھی ماضی کے دھندلکوں میں غروب ہو گیا۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ .... (مدیر)

مولانا محمد اشرف کھوکھر

انتہائی قلبی غم واندوہ اور آنسو آلود قلم کے ساتھ عالم اسلام کے عظیم مفکر، عظیم مصنف، مؤلف، مقرر اور مدبر اور عہد آفریں شخصیت خانوادۂ سید احمد شہیدؒ کے روشن چراغ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کریں تو کس سے کریں! مرحوم سے پورا عالم اسلام ہی محروم ہو گیا ہے۔ علم ظاہر وباطن کے تاجور، مایہ ناز دانشور، مؤرخ اسلام، عربی کے صاحب طرز ادیب، آفتاب علم و آگہی بیسوی صدی عیسوی کے آخری غروب آفتاب کے ساتھ گویا آفتاب علم وادب اسلامی بھی ماضی کے دھندلکوں میں غروب ہو گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی کسی سابقہ لاحقہ لگانے کا محتاج نہیں اس لئے کہ آپ بیک وقت دنیا کے اکثر ممالک میں متعدد عالمی اسلامی تنظیموں، علمی اور دعوتی اداروں کے روح رواں اور میر کارواں انسانیت تھے۔ آپؒ کی رحلت پر بلا تشبیہ وتعریف حضرت صدیق اکبرؓ کا وہ جملہ جو انہوں نے خاصہ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا کہ :

﴿طبت حیاً وطبت میتاً﴾

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاکیزہ اور اچھی رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت بھی پاکیزہ اور اچھی رہی۔"

آج چودہ سو بیس سال بعد رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی پر گویا صادق آرہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کامیاب وکامران رہی اور مقبولیت عنداللہ کا تاج تادم واپسیں آپؒ کے سر پر نصف صدی تک جگمگاتا رہا اور آفتاب علم وہدایت نے تقریباً نصف صدی تک اپنے علم وعمل کردار مصفا، درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور تبلیغ دین سے عالم اسلام کو منور رکھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عظیم دینی خدمات کے اعتراف میں بیش بہا بین الاقوامی اعزازات دیئے گئے گویا آپؒ نے اعزازات کو اعزاز بخشا۔ سعودی عربیہ نے اپنے ملک کا سب سے بڑا "شاہ فیصل ایوارڈ" دیا، سیرت ایوارڈ حکومت پاکستان اور برونائی کے امیر کی طرف سے دیا گیا۔ آپؒ شاہ فیصل مرحوم کے بعد وہ واحد قد آور شخصیت تھے جن کو "کلید بردار کعبہ" ہونے کا شرف حاصل تھا۔ دمشق کے مجمع اللغۃ العربیہ کے مراسلاتی ممبر ۱۹۵۶ء میں قرار پائے۔

☆...... رابطہ عالم اسلام کی تاسیس وقیام کا پہلا اجلاس جو ۱۹۶۲ء میں مکہ مکرمہ میں ہوا، جس میں جلالۃ الملک سعود بن عبدالعزیز اور لیبیا کے حاکم ادریس سنوسی بھی شریک تھے، میں نظامت کے فرائض آپؒ نے انجام دیئے۔

☆...... جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی تاسیس وقیام کے وقت ۱۹۶۳ء سے اس کی مجلس شوریٰ کے ممبر طے پائے اور اس کے نظم میں ترامیم تک برابر منصب پر قرار رہا۔

☆...... رابطۃ الجامعات الاسلامیہ کے ممبر ابتداء سے رہے۔

☆...... اردن کی مجمع اللغۃ العربیہ کے ۱۹۸۰ء میں رکن بنائے گئے۔

☆...... کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے ۱۹۸۱ء میں ادب میں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری آپؒ کو دی گئی۔

☆...... آکسفورڈ کے مرکز دراسات الاسلامیہ کے ۱۹۸۳ء میں صدر بنائے گئے۔

☆...... ۱۹۸۴ء میں رابطۃ الادب الاسلامی العالمیہ کے قیام کے ساتھ اس کے صدر قرار پائے۔

☆...... جنوری ۱۹۹۹ء میں دبئی عالمی حسن قرأت کے مقابلے کے موقع پر سال کی عظیم اسلامی شخصیت کے وقیع ایوارڈ سے سرفراز کئے گئے اور ۱۹۹۹ء ہی میں آکسفورڈ اسلامک سینٹر کی طرف سے "تاریخ دعوت وعزیمت" کے سلسلے میں سلطان برونائی ایوارڈ کو آپؒ نے قبول کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں علم ظاہر و باطن کی جامعیت تھی۔ علم و عشق اور عقل تینوں پہلو آپؒ کی سیرت کا مرقع تھے۔ قرآنی علوم و معارف اور مطالب و مقاصد کے افہام و تفہیم کا خاص ملکہ' قرآن فہمی کی خاص الخاص دولت اور قرآن مجید سے لگاؤ حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام التفسیر کی کاوشوں کا مرہون منت تھا۔ عربی زبان و ادب کا خاص ملکہ اور مہارت مشہور زمانہ شیخ خلیل عرب سے' حدیث کی کتب محدث اعظم حضرت مولانا حیدر حسنؒ ٹونکی سے پڑھیں۔ حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری' حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہم اللہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ جس کا اثر آپؒ پر تاحیات رہا اور دوسروں نے استفادے کی سعادت حاصل کی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مشرق و مغرب میں کرۂ ارض کے اکثر ممالک میں مثلاً مصر' فلسطین' اردن' ترکی' جنیوا' برطانیہ' لندن' پیرس' کیمبرج' آکسفورڈ' برونائی' انڈونیشیا' ملائیشیا' افغانستان و ایران اور دیگر کئی ایک ممالک کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے اہم عہدوں پر بیک وقت فائز رہے اور آپؒ کی علمی بصیرت اور مدبرانہ سرپرستی نے عالم اسلام کے وقار کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جس قدر مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں حساس تھے اس قدر فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے فعال بھی تھے۔ آپؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ایک مقالہ میں لکھا اور کئی مرتبہ بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کے موقع پر فرمایا کہ:

''یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام اور زندگی کا مکمل نظام ہے' ایک انعام خداوندی اور موہبت الٰہی ہے' جس کو خدا نے اس امت کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک واضح اور صریح اعلان قرآن مجید کی حسب ذیل آیات ہے:

﴿ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' البتہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا﴾

ترجمہ: ''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا۔''

اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والی ان تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع ترین رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہی ہیں' اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین دین کا بازیچہ اطفال بننے سے محفوظ رہا' جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہیں۔ ''ختم نبوت'' کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کی دست برد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس ڈھانچہ کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے' اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی جن سے کسی پیغمبر کی امت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی' اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی وحدت اور یکسانی قائم رہی' اگر یہ عقیدہ اور یہ حصار نہ ہوتا تو یہ امت واحدہ ایسی صدہا امتوں میں تقسیم ہو جاتی جن میں سے ہر امت کا روحانی مرکز الگ ہوتا' علمی و تہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا' ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی' ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتدا ہوتے' ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

اور فرمایا کہ:

آخر میں اپنے مطالعہ کے حاصل اور ایک تاریخی حقیقت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ اپنے وسیع متنوع اور اس عمیق تاریخی مطالعہ کے بعد جو تاریخ اسلام میں ان کوششوں اور سازشوں کو معلوم کرنے کے لئے کیا گیا تھا جو اس دین سماوی' دین عالمی اور شریعت ابدی کے اس عمیق نفوذ اور بے مثال اثر کو ختم کرنے کے لئے مختلف زمانوں و مکانوں میں کی گئی تھیں اور جن کا مقصد یہ تھا کہ یہ امت اپنی وحدت' آفاقیت اور روحانی اجتماعی و سیاسی اثر و نفوذ سے محروم ہو جائے' جس کی مذاہب اور دعوتوں کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی' اور ان شاطرانہ کوششوں کے مطالعہ کے بعد جو دین کی تحریف اور مسلمانوں کے اضلال کے لئے کی گئی تھیں اور تاریخ کے مختلف وقفوں میں

جو دعویداران نبوت پیدا ہوئے ان کے علم کے بعد (اور یہ اضطراری لیکن ضروری کام اور بحث و مطالعہ "تاریخ دعوت و عزیمت" کی تصنیف کے دوران کیا گیا' جس کے بغیر مصلحین امت' اہل عزیمت قائدین اور محافظین و مدافعین شریعت کے کارناموں کی قدر و قیمت معلوم نہیں ہو سکتی تھی) یہ کتاب انگریزی میں چار جلدوں میں مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو دعوتی ادعائی منصوبہ اور دعوت پیش کی وہ اس دین کی محفوظیت' اس کی قوت' اس کی عالمیت و آفاقیت اور اس امکان کے لئے سب سے بڑا چیلنج اور سب سے خطرناک سازش ثابت ہوتی ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ قادیانیت کی دعوت و تحریک میں انفرادی جاہ طلبی' حصول سیادت و اثر و نفوذ کے ساتھ حکومت برطانیہ کا اشارہ تائید و سرپرستی' استعماری اور سیاسی اغراض بھی شامل ہو گئے ہیں' جیسا کہ اس سے پہلے خود بانی مذہب اور مدعی نبوت کا یہ بیان گزر چکا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کا "خود کاشتہ پودا" ہے' اس طرح یہ تحریک اور قادیانیت کی دعوت ساری امت مسلمہ کے لئے ایک بڑی گہری اور وسیع سازش بن گئی جو اسلام اور مسلمانوں کی وحدت اور دین اسلام کی عمومیت و آفاقیت اور اس کے تسلسل و دوام کے حق میں ایک گہری سازش اور ایک خطرناک منصوبہ ہے۔

اس حقیقت کا علامہ محمد اقبالؒ نے بڑے مبصرانہ اور حکیمانہ طریقہ پر اظہار کیا ہے' انہوں نے کہا کہ :

"اس دین و شریعت کا بقاء و تسلسل تو کتاب و سنت کے ساتھ مربوط ہے' لیکن اس امت کا امت واحدہ کی حیثیت سے باقی رہنا ختم نبوت کے عقیدہ سے وابستہ اور منسلک ہے۔"

آپؒ کو "کلام اقبال" سے عرب دنیا کو روشناس کرانے کا شرف بھی حاصل ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ رحمۃ اللہ علیہ کو پاکستان سے گہرا لگاؤ تھا جس کا اظہار انہوں نے بارہا فرمایا۔ آپؒ بارہا پاکستان تشریف لائے' آپؒ ہر وقت دیگر اسلامی ممالک سمیت پاکستان کی سلامتی اور ترقی کے لئے دعاگو رہتے تھے۔ مولاناؒ پاکستان کو اسلام کی ایک تجربہ گاہ سمجھتے تھے "مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش" میں ص ۱۰۰ پر یوں رقم طراز ہیں :

"پاکستان کا یہ تجربہ گاہ جو اپنی اہمیت' نزاکت اور اپنے دوررس نتائج کے اعتبار سے تاریخ کا ایک اہم ترین اور عہد آفرین واقعہ تھا' ان کی رہنماؤں کے ہاتھوں کامیاب ہو سکتا تھا جو اسلامی شریعت کی ابدیت اور اسلامی تہذیب کی برتری پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوں' جن کا خلوص اور صداقت خود غرضی' مفاد پرستی اور مصلحت کوشی سے پاک اور ہر شبہ سے بالاتر ہو' ان کے ذہن مغربی اقدار و افکار کی غلامی اور ان کی سیرت غیر اسلامی تعلیم و تربیت کے اثرات سے بالکل آزاد ہوں اور ایمان راسخ اور اخلاقی جرأت کے ساتھ جدید علوم کے پیدا کردہ وسائل اور قوتوں کو اپنے علمی' دینی' اخلاقی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی قدرت اور آزاد و جدید اسلامی معاشرے کے ماحول کے مطابق ان کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔"

اس سلسلے میں چند صفحات آگے لکھتے ہیں کہ :

"پاکستان کا اپنے بنیادی مقاصد سے انحراف اور عصر حاضر کی دوسری نام نہاد اور تجدید پسند حکومتوں کی تقلید تاریخ جدید کا ایک عظیم سانحہ ہو گا اور ان کروڑوں افراد کے ساتھ بے وفائی جنہوں نے اس اسلامی معمل اور تجربہ گاہ کے قیام کے لئے شدید ترین تکالیف برداشت کیں اور عظیم قربانی پیش کی۔ اس سے بڑھ کر اس کا نقصان یہ ہو گا کہ یہ طرز عمل ہمیشہ کے لئے اس امنگ اور آرزو کو سرد کر دے گا اور اس تجربے کی کامیابی کے امکان کو اگر ختم نہیں تو نہایت بعید بنا دے گا۔"

آپؒ کو اپنے عہد کا مجدد کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا بلاشبہ آپؒ کی عظیم علمی اور اولوالعزم برگزیدہ شخصیت کا سانحہ ارتحال امت مسلمہ کے ایک ارب دس کروڑ مسلمانوں کے لئے حادثہ فاجعہ سے کم نہیں ہے۔

تمام امت مسلمہ نے آپؒ کی وفات حسرت آیات پر جہاں اظہار تعزیت کیا وہاں آپؒ کی دینی' علمی' اصلاحی اور تبلیغی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

اللہ رب العزت مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین)

شامیں اداس' اداس ہیں سکھیں تھکی' بجھی
شاید کہ شہر چھوڑ کر حضرتؒ چلے گئے
اور
کہاں سے آئیں گے ایسے خلوص کے پیکر
زباں میں جن کی محبت کی چاشنی دیکھیں

دوسری قسط

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی

قاری محمد افضل باجوہ

ملازمت:

مرزا بشیر الدین لکھتا ہے کہ:

"اہل ہند اس بات کو اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ اب اس گورنمنٹ (برطانیہ) کی ملازمت ہی میں تمام عزت ہے۔ اس لئے مختلف شریف خاندانوں کے نوجوان اس کی ملازمت میں داخل ہو رہے تھے' ایسے حالات کے ماتحت اور اس بات کو معلوم کر کے کہ حضرت مرزا صاحب کی طبیعت زمینداری کے کاموں میں بالکل نہیں لگتی اپنے والد صاحب کے مشورہ سے سیالکوٹ بحصول ملازمت تشریف لے گئے اور وہاں ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر میں ملازم ہو گئے۔" (سیرت مسیح موعود ص ۱۶' ضرورۃ الامام ص ۶۹۔ ۳۷ از مرزا غلام احمد)

مدت ملازمت:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ:

"چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ (مرزا غلام احمد) کہیں ملازم ہو جائیں' اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل (تقریباً پندرہ روپیہ) تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے' پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئیں تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا کہ ملازمت چھوڑ کر آجاؤ' حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی مدت ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔" (سیرت المہدی ص ۳۵ حصہ اول)

مختاری کا امتحان:

ایک ہندو لالہ بھیم سین اور مرزا غلام احمد' گل علی شاہ (شیعہ) کے پاس پڑھا کرتے تھے' اس وجہ سے دونوں کا دوستانہ ہو گیا' دونوں سیالکوٹ ضلع کچہری میں ملازم تھے۔ دونوں نے مختاری کا امتحان دینے کا پروگرام بنایا جس میں لالہ بھیم سین پاس اور مرزا صاحب فیل ہو گئے' جیسا کہ مرزا بشیر الدین نے لکھا ہے:

"چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے' اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا' پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے' اور کیوں کر ہوتے' وہ دنیاوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے۔" (سیرت المہدی ص ۱۳۸ حصہ اول)

دماغی کیفیت:

مرزا صاحب کے ایک مکتوب کا متن پیش کیا جاتا ہے جس سے "مرزا" صاحب کی دماغی کیفیت معلوم ہو گی:

"مکرمی اخویم سلمہ

میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔"

خاکسار

غلام احمد

از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی

(مکتوب احمدیہ جلد پنجم ص ۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد)

مرزا صاحب کا مرزا بشیر الدین لکھتا ہے:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے' لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی اکثر دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہو جانا' چکروں کا آنا' ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا' گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ۔" (سیرت المہدی ص ۵۵ از مرزا بشیر الدین طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۷ء)

باقاعدہ دورہ کب پڑنا شروع ہوا؟

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ:

"حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ ہسٹریا کا

دورہ بشیر اول کی وفات (۱۸۸۸ء) کے چند دن بعد ہوا تھا رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو (ایک قسم کی ہچکی) آیا پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا' پھر اس کے کچھ عرصے بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلد پانی کی ایک گاگر گرم کر دو' والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی' چنانچہ میں نے کسی ملازمہ عورت کو کہا اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ خراب ہو گئی ہے' میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے' جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی' لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی' پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔" (سیرت المہدی ص ۱۳ حصہ اول بشیر الدین قادیانی)

"مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دردِ سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔" (ریویو آف ریلیجنز ص ۱۰ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

حکیم نورالدین قادیانی کا بیان:

"مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبعی میلان اور عصبی کمزوری ہے۔ عصبی امراض ہمیشہ ورثہ میں ملتے ہیں اور لمبے عرصہ تک خاندان میں چلتے ہیں۔" (بیاض حکیم نورالدین جلد اول منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۶ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۸ء)

میاں محمود احمد (نام نہاد خلیفہ ثانی) کو بھی مراق تھا۔

ڈاکٹر شاہنواز قادیانی لکھتا ہے:

"جب خاندان سے اس کی ابتدا ہو چکی تھی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔" (مضمون ڈاکٹر شاہنواز قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص ۱۱ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

مالیخولیا' مراق:

مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں' یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔

علامات:

اس کی علامات یہ ہیں:

"ترش و دخانی ڈکاریں آنا' ضعف معدہ کی وجہ سے کھانے کی لذت کم معلوم ہونا' ہاضمہ خراب ہو جانا' پیٹ پھولنا' پاخانہ پتلا ہونا' دھویں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہونا۔" (شرح الاسباب والعلامات باب امراض الراس از برہان الدین نفیس بن عوض)

اسباب:

"اکثر یہ مرض تمام رنج یا زیادہ خوض علم میں کرنے یا محنت شدید یا ریاضت شدید یا مجاہدہ نفس سے پیدا ہوتا ہے۔" (تذکرۃ الوفاق فی علاج المراق ص ۶۰ از حکیم اصغر حسین فرخ آبادی)

مزید علامات مرض و مریض:

"فساد ہضم' کھٹی دخانی ڈکاریں' منہ میں زیادہ رال آئے' پیٹ میں قراقر' تناوٹ اور سوزش ہو' جھوٹی بھوک معلوم ہو' تالو کی طرف دھویں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہوں' ہاضمہ اچھا ہو تو مرض میں تخفیف ہو' ہاضمے کی خرابی اور تُخمے سے مرض میں زیادتی ہوگی' جسم کے اوپر کے حصے میں کپکپی اور لرزہ طاری ہونا ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیوں یا تمام بدن کا ٹھنڈا ہو جانا' مرض کی کمی بیشی کے مطابق کمزوری لاحق ہو جانا' یہاں تک کہ کبھی غشی تک نوبت پہنچ جائے' کبھی ایک چیز کے دو معلوم ہونا' کبھی آنکھوں کے سامنے بجلی سی کوندتی معلوم ہونا' دماغ اور سر میں سوزش و گرمی' دردِ سر اور نسیان یک بیک اچھو (چھینکیں) لگ جانا' مرض مراق کے لوازم سے ہے لیکن سب کا ایک مریض میں پایا جانا ضروری نہیں۔" (ماخوذ اکسیر اعظم ص ۱۸۹ حکیم محمد اعظم خان)

مریض:

"ہمیشہ ست و متفکر رہتا ہے اس میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں' ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے' بھوک نہیں لگتی' کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔" (مخزن حکمت از شمس الاطبا حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب)

اثرات مالیخولیا و مراق اور طبی تحقیق

مالیخولیا خیالات و افکار کے طریق طبعی سے متغیر خوف و فساد ہو جانے کو کہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ

جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی خبر پہلے ہی دے دیتا ہے۔

فرشتہ :

اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں اور بعض میں اس سے بھی زیادہ حد تک پہنچ جاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ خدا ہے۔" (شرح الاسباب والعلامات ص ۷۵ باب امراض الراس مالیخولیا از علامہ برہان الدین نفیس)

پیغمبری دعویٰ :

اگر مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔" (اکسیر اعظم ص ۱۹۰ از حکیم محمد اعظم خان صاحب)

"کسی کو بادشاہ بننے اور ملک فتح کرنے کے خیالات ہو جاتے ہیں بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں۔ اور اپنے بعض اتفاقی صحیح واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں۔" (مخزن حکمت ص ۱۳۶۴ ڈاکٹر غلام جیلانی کنز العلاج ص ۱۴۳ از محمد رفیق)

خیالات خام ہو جاتے ہیں کوئی اپنے آپ کو بادشاہ' جرنیل قرار دیتا ہے' بعض پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے اتفاقیہ صحیح واقعات کو معجزات قرار دیتے ہیں۔ (تشخیص امراض مکمل ص ۲۱ حصہ دوم از ڈاکٹر فضل کریم' ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

پاگل پن :

"اس مرض میں مریض کے دماغی حواس درست نہیں رہتے' ہر وقت ست متفکر اور خودی کے خیالات میں مست رہتا ہے۔" (کنز العلاج ص ۱۳۹ از محمد رفیق حجازی)

علاج مالیخولیا' مراق :

حکیم بو علی سینا لکھتے ہیں :

"مریض مالیخولیا کو لازم ہے کہ کسی دل خوش کن کام میں مشغول رہے' اور اس کے پاس وہ لوگ رہیں جو اس کی تعظیم و تکریم کرتے رہیں اور اس کو خوش رکھیں اور شراب تھوڑا تھوڑا پانی ملا کر اعتدال کے ساتھ پلائی جائے' عمدہ خون پیدا کرنے والی غذائیں استعمال کرائی جائیں' مثلاً مچھلی' پرندوں کا زود ہضم گوشت اور کبھی کبھی سفید ہلکی شراب جو تیز اور پرانی نہ ہو' اور عمدہ عمدہ خوشبوئیں جیسے مشک' عنبر نافہ اور عود استعمال کرائیں' نیز فم معدہ کے لئے مقوی جوارشات کا استعمال کرائیں۔" (قانون شیخ الرئیس بو علی سینا فن اول کتاب ثالث)

امراض مرزا اور علاج مرزا

بادام روغن :

مرزا صاحب نے حکیم محمد حسین قریشی کو لکھا کہ :

"بادام روغن میری بیماری کے لئے خریدا جائے گا' نیا تازہ ہو اور عمدہ ہو' یہ آپ کا خاص ذمہ ہے۔" (خطوط امام بنام غلام ص ۷)

مشک :

آپ مہربانی فرما کر ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ جھلی اور صوف نہ ہوں اور تازہ خوشبودار ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرمادیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اور باعث دورہ مرض ضرورت رہتی ہے۔" (خطوط بنام غلام ص ۶ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی بنام حکیم محمد حسین قریشی لاہور)

عنبر :

"عنبر سفید دراصل بہت ہی نافع معلوم ہوا' تھوڑی خوراک سے دل کو قوت دیتا ہے' اور دوران خون تیز کر دیتا ہے' یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ایسی بیماری دامن گیر ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔" (مکتوب نمبر ۶۸ مکتوبات احمدیہ ص ۲۶۔۲۷ حصہ اول)

افیون :

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تریاق الٰہی دوا" خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا' اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (مضمون میاں محمود احمد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

سنکھیا :

"جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت "مسیح موعود علیہ السلام" کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے تو کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کئے تاکہ خدانخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو۔" (ارشاد میاں محمود احمد مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

مجی اخویم حکیم محمد حسین قریشی صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے' آپ اشیا

خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں' مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے باقی خیر ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

(خطوط بنام غلام ص ۵ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی)

ٹانک وائن کیا تھی؟

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب ٹانک وائن کی حقیقت تحریر فرماتے ہیں:

"ٹانک وائن" ایک قسم کی طاقتور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ۸ صر ہے۔" (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء سودائے مرزا ص ۳۹ حاشیہ از حکیم محمد علی صاحب پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

تسلسل بول و ذیابیطس کا دائمی مریض:

میں ایک دائم المرض آدمی ہوں' ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے' بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتی ہیں۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۳'۴ ص ۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

دو بیماریاں تیس برس سے:

مجھے دو امراض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا' نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا' یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔" (نسیم دعوت ص ۶۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

دعائے مرزا قادیانی:

یہ دونوں بیماریاں کبھی دعا سے ایسی رخصت ہو جاتی ہیں کہ گویا دور ہو گئیں مگر پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دور کر دی جائیں تو جواب ملا ایسا نہیں ہو سکا...... مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں اترے گا۔" (اخبار پیغام صلح لاہور جلد نمبر ۳۶ ص ۷ ۴ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

دو چادریں:

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ: مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی' تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء و اخبار بدر قادیان جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء)

قارئین کرام! مرزا غلام قادیانی کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب رفع عیسیٰ علیہ السلام کے خود بھی قائل تھے' زندگی نے ساتھ دیا تو اس مسئلہ پر انشاء اللہ آئندہ اقساط میں تفصیلاً روشنی ڈالی جائے گی۔

سر چکرا گیا تھا مرزا صاحب کا:

"پان عمدہ بنگلہ اور ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے' اس کی قیمت معلوم نہیں' آپ ساتھ لاویں' قیمت یہاں سے دی جاوے گی' مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے' پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتے ہیں۔" (خطوط امام بنام غلام ص ۶ مجموعہ مکتوب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیان چوک مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

چشمان نیم بند:

مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا ہے کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا) کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں' ایک دفعہ خود حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹوگرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں' ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ بھی اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔"

قارئین حضرات! مرزا صاحب کے بیٹے بشیر احمد کی زبانی علامات دجال میں سے ایک کا مرزا غلام قادیانی میں پایا جانا ثابت ہو گیا۔

تمام تکالیف کا سبب:

حضرت مرزا صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر درد' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی' اسہال' کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ اعصابی کمزوری تھا۔ (رسالہ ریویو آف ریلجنز قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

قارئین حضرات! اس سے قبل آپ مسلسل بول کے عنوان سے پڑھ چکے ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی کو بسا اوقات سو' سو دفعہ دن کو یا رات کو پیشاب آتا تھا' ثابت ہوا کہ کثرت پیشاب و اسہال کی وجہ سے مرزا صاحب کے اعضاء کمزور ہو چکے تھے' سر پر اثر' آنکھیں نیم بند' حافظہ خراب' قوت مردی بھی کھو چکے تھے گویا کہ مسیح موعود' نبوت ورسالت کے جھوٹے دعوے کرنے والے مرزا صاحب کا یہ عالم تھا کہ وہ نامرد تھے۔

نامردی وضعف قلب کا یقین :

مرزا صاحب کی طرف سے حکیم نورالدین کی طرف لکھے گئے خط میں سے مختصر اقتباس :

"بخدمت جناب اخویم مخدوم مکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی ہو' جب میں نے شادی کی تھی کہ مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں' آخر میں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا سو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور ضعف قلب تو اب بھی اس قدر ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

خاکسار

غلام احمد قادیانی

۲۲ فروری ۱۸۸۷ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم خط نمبر ۱۴ منقول از توشہ غیب مؤلف خالد وزیر آبادی)

مرزا صاحب نے اپنی "صداقت" کے نشانات کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے :

"دوسرا بڑا نشان یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تو اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا۔ اور علاوہ ذیابطیس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر ابھی بالکل دور نہ ہوا تھا' اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیونکہ حالت مردی کالعدم تھی۔"(نزول المسیح ص ۲۰۹ حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب کثرت بول و ذیابطیس کی وجہ سے مٹی کے ڈھیلے (وٹوانی کے لئے) اور گڑ کے ڈھیلے کھانے کے لئے ایک ہی جیب میں رکھتے تھے' حافظہ کی خرابی کے باعث وٹوانی کے ڈھیلوں کو گڑ سمجھ کر کھا جاتے تھے' لہٰذا مرزا صاحب کا ایک حواری معراج الدین عمر نے یوں لکھا ہے :

مٹی و گڑ کے ڈھیلے :

"آپ کو (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے اسی زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔"(از "مرزا صاحب کے حالات" مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ جلد اول ص ۶۷)

دائیں بائیں کی شناخت نہ رہی :

ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا' آپ نے (یعنی مرزا صاحب) نے اس کی خاطر اسے پہن لیا' مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے' دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔"(منکرین خلافت کا انجام ص ۹۴ از جلال الدین شمس قادیانی مرزائی)

معرفت الٰہیہ کے جھوٹے دعوے کرنے والے مرزا کی معرفت کا یہ عالم تھا کہ انہیں دائیں اور بائیں' الٹے و سیدھے گویا کہ سچ اور جھوٹ' دن و رات کی پہچان نہ رہی۔

ہندسے گننا :

بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سوزی نے کہ :

"ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ میں دی' حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے' زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسے سے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے' میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ آپ کا جیب سے گھڑی نکال کر اس طرح وقت شمار کرنا مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے۔"(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۶۲ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

الٹی سیدھی جرابیں :

"جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے' بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے' مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر تک ٹھیک نہ چڑھتی' کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

(باقی آئندہ)

آہ! حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نور اللہ مرقدہ

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مبلغ' دیرینہ رفیق' سندھ کی ہر دل عزیز دینی شخصیت' مدبر' معاملہ فہم' زیرک بزرگوں کی روایات کے امین' شعلہ نوا خطیب' مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی ۲۱ جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب تقریباً ۷ بجے شام پنوعاقل ضلع سکھر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا سندھ کی معروف خانقاہ عالیہ درگاہ ہالیجی شریف کے خانوادہ کے چشم و چراغ تھے۔ مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب کا ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مولانا نذیر حسین مرحوم سے حاصل کی۔ مولانا نذیر حسین صاحبؒ برصغیر کی تقسیم سے قبل مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں سے جماعتی تعلق تھا' احرار رہنما مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے حکم پر مولانا نذیر حسین صاحبؒ نے اپنے بیٹے مولانا جمال اللہ الحسینی صاحبؒ کو جامعہ خیر المدارس ملتان میں داخل کرایا۔ آپ نے حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ و حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ سے حدیث شریف پڑھی۔ جامعہ خیر المدارس سے فارغ ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نظام تبلیغ سے وابستہ ہو گئے۔ شکار پور' جیکب آباد آپ کا حلقہ تبلیغ مقرر ہوا۔ آپ پندرہ دن اپنے حلقہ میں اور پندرہ دن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ساتھ تبلیغی پروگراموں میں شریک ہوتے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی صحبت نے آپ کو کندن بنا دیا۔ خالص جماعتی ذہن تھا' ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں' اداروں کے کام کو اپنا کام سمجھتے تھے۔ سندھ میں کہیں پر کوئی بے دین سر اٹھاتا اس کے تعاقب کے لئے کمربستہ ہو جاتے' قدرت نے آپ کے پہلو میں حساس دل رکھا تھا وہ دین کے کسی بھی مسئلہ میں رواداری کی بجائے دینی غیرت پر عمل پیرا ہوتے۔ بڑے بڑے معرکے سر کئے مگر خود کبھی کسی

حضرت مولانا اللہ وسایا

طاغوتی طاقت کے سامنے سرنگوں نہ ہوئے۔ غرض ایک مجاہد داعی میں دینی حمیت کی جو خوبیاں ہونی چاہئے تھیں وہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ نے نصف صدی میں بڑے بڑے اکابر کی نہ صرف زیارت کی بلکہ ان سے کسب فیض بھی کیا اور پھر ان کے فیض کو عام کرنے میں دربدر' قریہ قریہ' شہر شہر' گلی گلی' دیوانہ وار پھرے۔ کراچی سے اسلام آباد تک اور پشاور سے بہاولپور تک در و دیوار گواہ ہیں کہ آپ نے انتہائی سادہ مگر دلوں میں اترنے والی آواز حق سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا۔ مسلمانوں کے لئے ابریشم سے بھی زیادہ نرم تھے مگر دین کے دشمنوں کے لئے ننگی تلوار تھے۔ جہاں آپ اڑ گئے بڑے بڑے جغادریوں کے پتہ پانی ہو جاتے تھے' کفر آپ کے نام سے کانپتا تھا' قادیانیت کو سندھ میں آپ نے گالی بنا دیا تھا' لوبارہ سے کنری تک کہیں قادیانیوں کو آپ نے چین نہ لینے دیا' آخر کیوں نہ ہوتا خاندانی تعلق ہالیجی تھا استاد مولانا خیر محمد جالندھریؒ تھے مربی حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تھے بیعت شفقت حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا تھا اور دعائیں حضرت مولانا عبدالکریمؒ بیر شریف والوں کی تھیں۔ اعتماد آپ پر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ فرماتے تھے' ان نسبتوں نے آپ کو جلا بخشی اور قدرت حق کے کرم و احسان سے ہر میدان آپ کے ہاتھ رہا۔

پچپن سال عمر پائی ہوگی گزشتہ سے پیوستہ سال قدرت نے آپ کو مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کی حاضری کا موقع فراہم کر دیا' کچھ عرصہ سے شوگر کا حملہ ہوا' جگر گردہ کے نظام میں خلل پڑا لیکن آخر وقت تک قدرت نے کسی کا محتاج نہ کیا' بیماری و علاج ساتھ ساتھ چلتے رہے آخر مسافر منزل کو پا گیا۔ پنوعاقل کے قریب گاؤں میں آپ کا جنازہ ہوا۔ ہالیجی شریف کے سجادہ حضرت میاں عبدالصمد صاحب مدظلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی' ہزاروں کا اجتماع تھا' اندرون سندھ جس شخص نے آپ کی وفات کی خبر سنی دل مسوس کر رہ گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام سے وابستہ اکابرین و اصاغرین تعزیت کے لئے تشریف لائے تاحال یہ سلسلہ جاری ہے' مگر جانے والے ایسی جگہ چلے گئے جہاں ہم سب کو جانا ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ (آمین)

آہ! حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی علیہ رحمۃ

مورخہ ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء میں اپنے دفتر میں مہمانوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ تقریباً پونے نو بجے ٹیلیفون کی کال پر بنو عاقل سے یہ افسوسناک خبر ملی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ مجاہد ابن مجاہد حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب علیہ الرحمۃ اس دارفانی سے رحلت فرماگئے ہیں اور ان کی نماز جنازہ صبح یعنی ہفتہ کے دن دس بجے ادا کی جائے گی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میں نے سب سے پہلے اپنے والد گرامی حضرت احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ سے کراچی فون پر رابطہ کر کے اس سانحہ کی اطلاع دی' اس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ کو اطلاع کی اور خود جنازہ میں شرکت کے لئے سفر کی تیاری کی۔ مولانا مرحوم چونکہ میرے بڑے ماموں اور استاذ بھی تھے ہم بذریعہ چناب ایکسپریس ٹنڈو آدم سے بنو عاقل روانہ ہوئے۔ صبح پانچ بجے ہم مولانا مرحوم کے گاؤں ابراہیم گوٹھ پہنچے حسب پروگرام دس بجے مولانا کے جسد خاکی کو دنیا کے عارضی گھر سے اٹھا کر جنازہ گاہ کی طرف لے جایا گیا' ہر آنکھ اشکبار' ہر چہرہ اداس تھا جنازہ گاہ میں کافی دیر انتظار کرنا پڑا کیونکہ لوگ آتے جا رہے تھے' ایک گھنٹہ بعد نماز جنازہ ادا کی گئی' نماز جنازہ کی امامت صوبہ سندھ کی مشہور و معروف خانقاہ ہالیجویہ کے سجادہ نشین (میرے چچا) مرشد العلماً جمعیت علماً اسلام کے صوبائی امیر سندھ حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی دامت برکاتہم نے فرمائی اور پھر اسی گاؤں کے قبرستان میں مولانا کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے!

مولانا مرحوم کی وفات کی خبر جس جس کو ملتی گئی وہ آتا گیا کوئی نماز جنازہ میں شریک ہوا کوئی تدفین میں اور کوئی صرف پسماندگان سے تعزیت کر سکا۔ مولانا مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور مقامی عہدیداروں اور کارکنوں کے علاوہ جمعیت علماً اسلام کے مرکزی نائب امیر عالم

مولانا ابوطلحہ راشد مدنی

باعمل حضرت مولانا محمد مراد صاحب ہالیجوی مدظلہ' جمعیت سندھ کے امیر حضرت مولانا عبدالصمد صاحب مدظلہ' حضرت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی' حضرت مولانا محمد میاں عبیدی صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد انور صاحب مدظلہ' حضرت مولانا فضل اللہ صاحب' حضرت مولانا صبغۃ اللہ صاحب اور سینکڑوں جماعتی کارکنوں اور عزیز و اقارب اور برادری اور اہل علاقہ نے شرکت کی' جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ' مرکزی خازن حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ' رکن مرکزی شوریٰ و کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ' مفتی حفیظ الرحمن صاحب' جمعیت علماً اسلام سندھ کے جنرل سیکریٹری خطیب ختم نبوت حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب مدظلہ اور مولانا عبدالحمید لنڈ صاحب کندھکوٹ' ٹھل' جیکب آباد' کشمور' میرپور ماتھیلو' ڈہرکی' گھوٹکی' بنو عاقل سے علماً کرام' ڈاکٹرز اور دیگر عقیدت مند آتے رہے جبکہ سکھر سے جامع مسجد سکھر کے خطیب قاری خلیل احمد صاحب اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر آغا سید محمد صاحب بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔

ویسے تو یہ بات مسلم ہے کہ اس دنیا میں ہمیشہ کسی کو نہیں رہنا بلکہ ہر حال میں موت کو گلے لگانا ہوگا' لیکن بعض لوگوں کی موت صرف دلوں کو نہیں بلکہ شہروں کو اداس کر دیتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ مرنے والا مرا نہیں بلکہ وہ ابھی زندہ ہے' اس کی تقریر کی گونج کانوں میں گونجتی ہے وہ دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ مولانا مرحوم کے ساتھ مجھے بہت کم سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی لیکن جب بھی سفر کیا ان کو ایک مہربان شفیق اور رفیق سفر پایا۔

انسان کی قدر اس کی موت کے بعد ہی ہوتی ہے۔ مولانا مرحوم ساری زندگی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ رہے اور جماعت کے ساتھ وفاداری کی۔ اسی سال کے رمضان المبارک میں بھی مولانا نے جماعت کے فنڈز کے لئے اپنی زندگی کا آخری جماعتی سفر بھی کیا'

باقی صفحہ ۲۶ پر

فتنہ قادیانیت کو پہچانیئے

محمد طاہر رزاق

قادیانی فتنہ……!!

لومڑی سے زیادہ مکار……

گرگٹ سے زیادہ رنگ بدلنے والا……

اونٹ سے زیادہ کینہ پرور……

کتے سے زیادہ بھونکنے والا……

سانپ سے زیادہ موذی……

بچھو سے زیادہ نیش زن……

مکھی سے زیادہ نجس……

گدھ سے زیادہ حریص……

پاگل ریچھ سے زیادہ خطرناک……

سور سے زیادہ بے غیرت……

مگرمچھ سے زیادہ آنسو بہانے والا……

یہ فتنہ وہ چور ہے جو سر پہ پگڑی باندھتا ہے……

یہ فتنہ وہ رہزن ہے جو ہاتھ میں چراغ رکھتا ہے……

یہ فتنہ وہ طوائف ہے جو عصمت کا درس دیتی ہے……

یہ فتنہ وہ ڈاکٹر ہے جو در حقیقت گورکن ہے……

یہ فتنہ وہ قاتل ہے جو مقتول کہلاتا ہے……

یہ فتنہ وہ غدار ہے جو اپنے سینے پر حب الوطنی کے تمغے سجاتا ہے……

یہ فتنہ وہ ابوجہل ہے جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے……

یہ فتنہ شیطان کا منادی ہے لیکن موذن کہلاتا ہے……

یہ فتنہ وہ باڑھ ہے جو باغ کو کھاتی ہے……

یہ فتنہ وہ مقتل ہے جس پر شفاخانے کا بورڈ لگا ہے……

یہ فتنہ وہ بلی ہے جو کبوتر کے روپ میں رہتی ہے……

ہم نے اس فتنہ کو پابند سلاسل کر کے' ماہر سرجنوں سے اس کا پوسٹ مارٹم کرالیا ہے۔ ماہرین نے پوسٹ مارٹم رپورٹ میں جن ہولناک اور تشویشناک بیماریوں کا تذکرہ کیا ہے' اگر ہم نے ان مہلک بیماریوں کا سدباب نہ کیا تو یہ بیماریاں ہمارے اور ہماری نئی نسل کے ایمانوں کو چاٹ جائیں گی۔

اعتذار

ہفت روزہ "ختم نبوت" شمارہ ۳۸ کے آخری صفحہ پر نظم "دیوانہ دل" جناب پروفیسر بشیر متین فطرت صاحب کا نتیجہ فکر ہے۔ نام درست نہیں چھپا' جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

"مجھے تو حضرت حسینؓ کی سنت پوری کرنے کا مزہ آج آیا ہے۔"

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

ایک مرتبہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو گرفتار کر کے ملتان لے جایا گیا تو اعلیٰ حکام نے مقامی انتظامیہ کو ہدایت کر دی کہ اسٹیشن سے سینٹرل جیل جانے تک قافلہ حریت کے اس بہادر سپہ سالار کو قیامت خیز گرمی میں پیدل پہنچایا جائے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں اور چلچلاتی دھوپ میں امیر شریعت مانند شیر منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ جب جیل قریب آئی تو ساتھ آنے والی پولیس پارٹی کے مسلمان آفیسر نے نظر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھا تو چہرہ پسینے میں شرابور اور زنجیر کی رگڑ لگنے کے سبب ہاتھوں اور پاؤں سے خون جاری ہوتا دیکھ کر وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا:

"شاہ جی! خدا کے واسطے بددعا نہ کر دینا' میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں' میں ملازمت کی وجہ سے مجبور تھا۔ امیر شریعتؒ نے مسکرا کر فرمایا:

"میں تمہارے لئے کیوں بددعا کروں؟ مجھے تو حضرت حسینؓ کی سنت پوری کرنے کا مزہ آج آیا ہے۔"

حضرت امیر شریعتؒ کو سرور کونین خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے خصوصی لگاؤ اور جنون کی حد تک عشق تھا۔

(مرسلہ: قاری غلام رسول شیشہ والا)

عیسائی نوجوان جیمس کا قبولِ اسلام

مولانا محمد اشرف کھوکھر

میں دل کی گہرائیوں سے کہتا ہوں کہ دنیا میں سچا دین صرف اور صرف اسلام ہے اسلام سے ہٹ کر دنیا میں جو بھی مذہب ہے وہ کفر ہے۔ میں انتہائی دردِ دل کے ساتھ اپنے عیسائی بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آؤ دین اسلام قبول کر لو' دین اسلام ہی میں دنیا و آخرت کی بھلائی پوشیدہ ہے۔ میرے والدین اور ایک بڑے بھائی نے بھی قبول اسلام کی سعادت حاصل کرلی ہے۔ میں دین اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں' سب مسلمان میرے لئے دین پر استقامت کی پر خلوص دعا کریں۔ (نو مسلم عبداللہ کے تاثرات)

میرا تعلق اختر آباد اوکاڑہ پنجاب پاکستان سے ہے' میرے والدین عیسائی تھے اس لئے میرا نام جیمس رکھا' میں حصول تعلیم کے لئے اپنے اسکول جاتا' میرے ارد گرد کا ماحول' اسکول کا ماحول اور دوست اور کلاس فیلوز اکثر مسلمان تھے جس کی وجہ بچپن ہی سے اسلامی لباس زیب تن کرنے کا موقع ملا۔ مجھے بچپن ہی سے گانے بجانے کا بے حد شوق تھا' اسکول کی ہر تقریب میں گلوکاری کا موقع دیا جاتا رہا اور اسکول کے سب اساتذہ اور طلبا میری بے حد پذیرائی کرتے' جب نویں جماعت میں پہنچا تو لاہور کے ایک فلمساز ادارے نے گانے کے لئے مدعو کیا' انٹرویو لیا گیا اور مجھے سلیکٹ کر لیا گیا' بعد ازاں جب بھی وہ مجھے گانے کے لئے دعوت دیتے میں خوشی لاہور جاتا اور شرکت کرتا' جس سے میرے دل میں ایک بڑا گلوکار بننے کا شوق پیدا ہو گیا جبکہ میرے والدین مجھے میرے ماموں کی طرح ایک بڑا عیسائی پادری بنانا چاہتے تھے۔ دو سال تک لاہور کے فلمساز ادارے کے ساتھ بطور سنگر تعلق رہا اور اسی ادارے کے توسط سے ممبئی (انڈیا) سے بھی مجھے ایک شو میں شرکت کی دعوت دی گئی لیکن میں نے بوجہ تعلیم اور دیگر کئی ایک وجوہ اور دوستوں کے اصرار پر شریک نہ ہو سکا۔ اسی دوران تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے ساتھی نے مجھے قبول اسلام کی دعوت دی اور مسلمان دوستوں کے اخلاق نے مجھے عیسائیت کی بھول بھلیوں سے نجات حاصل کرنے اور اسلام کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے لاہور کا سفر کیا اور دوران سفر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی:

"یا اللہ! مجھے قبول اسلام کی دولت نصیب فرما اور بعد از قبول اسلام ایسا نہ ہو کر میں عیسائیت کی طرف واپس لوٹ آؤں۔ یا اللہ! مجھے مسلمان بنانا ہے تو پکا اور سچا مسلمان بنا' یا اللہ! میرے ضمیر کو زندہ رکھنا اور میں اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھوں بلکہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو اپنا بھائی سمجھوں۔"

اس کے بعد مجھے لاہور کی ایک جامع مسجد کے امام کے ہاتھوں قبول اسلام کی دولت کے حصول کی توفیق مل گئی اور میں گھر واپس آ گیا۔ گھر واپس آنے کے بعد میرا ایک ایسے دوست سے رابطہ ہو گیا جو مجاہدین کشمیر سے تعلق رکھتے تھے' مجھے بھی جہاد کشمیر میں حصہ لینے کا شوق پیدا ہوا تو میرے ایک استاد نے مجھے جہاد پر جانے سے قبل تعلیم کی طرف توجہ دلائی اسی دوران میرے بڑے بھائی نے اسلام قبول کرنے کے بارے میں اظہار خیال کیا تو میں بہت خوش ہوا اور خوش آمدید کہتے ہوئے محاسن اسلام کے بارے میں اصلاحی گفتگو کی تو الحمد للہ! میرا بھائی قبولیت اسلام کے شرف سے بہرہ ور ہو گیا۔ ہم بھائیوں نے اپنے والدین کے ساتھ اصلاحی کردار پیش کیا تو اللہ رب العزت کا لاکھ شکر ہے کہ وہ بھی جولائی ۱۹۹۹ء میں مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اب سوائے میرے سب سے بڑے بھائی کے میرا خاندان مسلمان ہو چکا ہے۔ بعد ازاں لاہور کے ایک بڑے پادری جوزف نامی سے میرا مذاکرہ بھی ہوا' اسلام کی حقانیت کے بارے میں میرے وہ جوابات سن کر حیران ہوا اور کہا کہ میں اتنے قلیل عرصے میں کیسے پکے مسلمان بن گیا ہوں؟

میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اسلام ایک سچا دین اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور دنیا کے پریشان حال لوگوں کو امن و آشتی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اسلام دنیا کے تمام انسانوں کو بحیثیت انسان ایک وحدت کی لڑی میں پروتا ہے۔ دو جہاں کی کامیابیاں اور کامرانیاں اپنے اندر رکھتا ہے' میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ وہ ذات پات اور اونچ نیچ کا فرق کئے بغیر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنا عملی کردار پیش کریں اور نو مسلم خاندانوں اور لوگوں کو اپنا سمجھیں اور پوری تندہی سے اگر تبلیغ و اشاعت دین کے لئے جدوجہد کریں تو وہ دن دور نہیں جب اسلام پورے اکناف و اطراف میں پھیل جائے اور دنیا کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا دے۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میرے لئے اور میرے خاندان کے لئے دین اسلام پر استقامت کی دعا کریں اور دین و دنیا کی کامیابیوں کو سمیٹنے کی دعا کریں۔ اب میں دین اسلام کا ایک طالب ہوں اور شاید زندگی بھر رہوں گا۔ (انشاء اللہ)

اَخبارِ ختمِ نبوّت

امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی ڈیرہ اسمٰعیل خان آمد

ڈیرہ اسمٰعیل خان (حافظ محمد امیر معاویہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور جمعیت علماءِ اسلام کے مرکزی سرپرست اعلیٰ شیخ المشائخ مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جمعیت علماءِ اسلام کے مرکزی ناظم مالیات اور ختم نبوت کے رہنما خواجہ محمد زاہد کی رہائش گاہ پر تشریف لائے خواجہ محمد زاہد نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا' اس موقع پر حضرت اقدس نے خواجہ محمد زاہد کو سود سے متعلق رٹ دائر کرنے اور پھر سپریم کورٹ میں ان کے حق میں فیصلہ ہونے پر مبارکباد دی اور کہا کہ یہ جمعیت علماءِ اسلام کا تاریخی کارنامہ ہے اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک کو ۵۲ سال ہوگئے مگر آج تک عملی طور پر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کسی حکمران نے کوئی پیش رفت نہیں کی اس فیصلہ کو عملی پیش رفت کی جانب پہلا قدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ موجودہ حکمرانوں کو چاہئے کہ اس فیصلہ پر مکمل عملدرآمد کے لئے اپنا فرض پورا کریں۔

اس موقع پر ختم نبوت اور جمعیت علماءِ اسلام کے اراکین حافظ محمد امیر معاویہ' حافظ عبدالقیوم' محمد عثمان غنی' حافظ محمد رفیق' مولانا احمد حسن ودیگر حضرات بھی موجود تھے۔

اس کے بعد راکھ میرن گئے قاری محمد مراد صاحب کراچی والے کے مدرسہ کا جلسہ اور ان کے بیٹوں کی شادی بھی تھی جلسہ عام کی صدارت فرمائی قائد جماعت مولانا فضل الرحمٰن کے علاوہ دیگر علماءِ کرام نے بھی خطاب کیا۔ بعد میں نکاح کی تقریب منعقد ہوئی' حضرت اقدس نے نکاح پڑھایا اور دعا فرمائی۔ بعد ازاں موسیٰ زئی' شریف تشریف لے گئے خواجہ محمد زاہد بھی ان کے ہمراہ تھے۔ رات وہاں بسر کی دوسرے دن ڈیرہ تشریف لائے اور حاجی احمد جان خواجحوئی کے گھر تشریف لے گئے' انہوں نے حضرت اقدس کے اعزاز میں عصرانہ دیا بعد ازاں خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف تشریف لے گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

گمبٹ کا اہم اجلاس

گمبٹ (مولانا خان محمد کندھانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حکیم عبدالواحد بروہی منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد عمر' حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ' جناب حافظ ظہور احمد شیخ صاحب' جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مقامی جنرل سیکریٹری عبدالسمیع' جناب عبداللطیف' جناب گل محمد مری' پروفیسر منظور احمد شیخ صاحب اور الحاج عبداللہ شیخ نے شرکت کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز جناب قاری امیر احمد صاحب سومرو کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی کے سانحہ ارتحال پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا گیا اور ان کی تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور مولانا مرحوم کے اعزاز و اقرباء سے اظہار تعزیت کیا گیا۔ علاوہ ازیں گمبٹ اور گردونواح میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی مذموم سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کے لئے کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو خبردار کیا گیا اور بالآخر جماعتی اہم امور پر تبادلہ خیال اور مستقبل میں قادیانیت کے سدباب کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کے فیصلہ کے بعد دعائے خیر پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں قادیانی شرارت ردعمل میں قادیانی عبادت گاہ کو مسمار کردیا گیا

اوکاڑہ (عبدالرزاق مجاہد) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں قادیانی جماعت کا مربی ڈاکٹر نواز احمد ہے۔ اسے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کرنے کا جنون ہے۔ اس کی جنونی اور شرارتی طبیعت نے علاقہ حویلی لکھا میں فضا کو مکدر کر رکھا ہے ڈش انٹینا کے ذریعے عوام سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانا اور علاج معالجہ کے بہانے قادیانیت کی تبلیغ کرنا اس کا معمول تھا۔ اس نے گزشتہ دنوں ایک یہ نئی شرارت کی کہ اپنے ایک مکان میں اونچی اونچی چار دیواری کے اندر قادیانی عبادتگاہ (مرزائڑہ) بنانا شروع کردیا۔ مسلمانوں نے اس پر انتظامیہ سے احتجاج کیا مگر قادیانیوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ حتیٰ کہ اس کی چھت ڈال دی گئی' جونہی مسلمانوں کو معلوم ہوا بازار میں سخت اشتعال پھیل گیا' رب کریم کی قدرت کا اندازہ فرمایئے کہ بغیر کسی منصوبہ بندی کے محض فضل ایزدی سے مسلمان جمع ہوئے اور قادیانی عبادت گاہ کو جو غیر قانونی طور پر بنائی جارہی تھی۔ آن کی آن میں زمین بوس کردیا اور یوں قادیانی مربی کی شرارت اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ اب اس چار دیواری کو حکومت نے سیل کردیا ہے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۹ء کے اخبارات میں خبر پڑھ کر مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی ہدایات پر لاہور ڈویژن کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور قصور و اوکاڑہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد وہاں پر تشریف لے گئے۔ تمام مکاتب فکر کے علماءِ کرام کی مشترکہ میٹنگ میں ان تمام امور کا جائزہ لیا گیا۔ بحمدہ تعالیٰ اس وقت تک حالات پرسکون ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں اور قادیانی شر و فساد سے ملک عزیز کو محفوظ و مامون فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کا اہم اجلاس

پنوعاقل (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام ۲۰ شوال المکرم کو جامع مسجد پنوعاقل میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے امیر حضرت مولانا پیر فاروق صاحب نے کی' تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی گئی کہ اللہ رب العزت مرحوم کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین)

پسماندگان اور لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا اور اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا کہ پنوعاقل میں ۱۸ فروری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعزیتی کانفرنس کرائی جائے۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوں گی پہلی نشست دوپہر ۱۲ بجے تا نماز عصر' دوسری نشست بعد نماز عشاء تا رات گئے تک (انشاءاللہ) اس میٹنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی تھی۔ دیگر ساتھیوں میں مولانا عبدالرحیم' حافظ خالد' حافظ عبدالحمید' شیخ عبدالرحمن' عبدالحق' رضا محمد شیخ قاری حماداللہ عبیدی' محمد رمضان' حافظ محمود احمد' حافظ محمد انور' حافظ ظہور احمد' حافظ عبدالحق' قاری عبدالقادر' حافظ عبدالرحمن' محمد بلال' شہاب الدین وغیرہ نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا تعزیتی اجلاس

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا ایک تعزیتی اجلاس حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کی صدارت میں ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی سرگودھا میں ہوا' جس میں قائدین و کارکنان ختم نبوت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مولانا مرحوم کی تبلیغی' اصلاحی اور تنظیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور مولانا مرحوم کے اعزا و اقربا سے اظہار تعزیت و ہمدردی کرتے ہوئے دعا کی گئی کہ اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

1

اظہار تعزیت

کراچی (نمائندہ خصوصی) خانقاہ زکریا عارفیہ یوسفیہ ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور چیئرمین مولانا نعیم امجد سلیمی نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے سابق استاد حدیث مولانا بدیع الزمان مرحوم کی رحلت کو عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے علمی دنیا میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پر ہونا ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی اسلام کے حوالے سے ناقابل فراموش خدمات ہیں۔ مولانا مرحوم نے اپنی تمام زندگی علوم دینیہ کی ترویج و ترقی کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی وفات سے عالم اسلام ایک مایہ ناز اسکالر اور دانشور سے محروم ہو گیا۔ انہوں نے مولانا مرحوم کے پسماندگان سے تعزیت کرتے ہوئے مولانا مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔

دعائے مغفرت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے ملک بھر کے مبلغین مجلس اور جماعت کے زیر اہتمام چلنے والے دینی مدارس کے اساتذہ سے فرمایا ہے کہ وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ' مولانا عبدالحی بہلویؒ' مولانا جمال اللہ الحسینیؒ کے لئے ختم قرآن کر کے ایصال ثواب و دعائے مغفرت کا اہتمام کریں۔

مولانا عبدالحی بہلویؒ کا وصال

قطب وقت حضرت مولانا عبداللہ بہلویؒ کے جانشین مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالحی بہلویؒ مہتمم جامعہ بہلویہ شجاع آباد ۲۸ / جنوری ۲۰۰۰ء بروز جمعہ گیارہ بجے ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے مریدوں و شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی۔ آپ بہت ہی خدا رسیدہ بزرگ' عالم دین اور فرشتہ سیرت ولی کامل تھے۔ انتہائی بے نفسی کے ساتھ آپ نے مخلوق خدا کو نفع پہنچایا۔ آپ کی عنداللہ مقبولیت کا بڑا ثبوت آپ کے جنازہ کا اجتماع تھا کہ دور افتادہ دیہاتی شہر شجاع آباد کے مضافات میں ہزاروں افراد جمع ہو گئے' جن میں اکثریت اہل علم اور صلحاً کی تھی۔ ملتان' مظفر گڑھ' بہاولپور' جھنگ' سرگودھا' رحیم یار خان' وہاڑی' لیہ' گوجرانوالہ کے اضلاع سے علماً و مشائخ نے بڑی عقیدت کے ساتھ جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کو آپ کے قائم کردہ ادارہ جامعہ بہلویہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اللہ رب العزت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کی ڈائری

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) ضلع ساہیوال میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی اور اشتعال انگیز کاروائیوں اور سرکاری انتظامیہ کی مسلسل چشم پوشی کے خلاف کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر گزشتہ روز ضلع بھر میں یوم احتجاج منایا گیا اس موقعہ پر تمام مکاتب فکر کے علماً کرام نے اپنے خطبات و خطابات جمعۃ المبارک میں احتجاجی تقاریر کے علاوہ مذمتی قراردادیں منظور کروائیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے صدر مولانا عبدالرشید راشد 'مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کے مولانا عبدالستار' جامعہ فریدیہ کے صاحبزادہ مظہر فرید شاہ' جامعہ البدر کے پرنسپل علامہ سید ضیاً اللہ شاہ بخاری' جامع مسجد مہاجرین کے مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد الحق 'مسجد قبا کے مفتی ولایت اقبال' مسجد فاروق اعظمؓ کے قاری منظور احمد طاہر' جامعہ رشیدیہ کے مولانا عبدالباری 'مسجد امیر معاویہؓ کے مولانا محمد شفیع قاسمی' مولانا سید انعام اللہ شاہ بخاری' قاری محمد احمد رشیدی' قاری عبدالجبار' قاری محمد یحییٰ' قاری عبدالغنی' مولانا نور محمد' قاری محمد انوار الحق' قاری تقی محمد' جامع مسجد چیچہ وطنی کے خطیب مولانا محمد ارشاد' مولانا محمد نذیر' قاری عبدالرحمن' مولانا محمد ہاشمی' مولانا فقیر اللہ' قاری زاہد اقبال' مولانا عبدالباقی' مولانا منظور احمد' مولانا غلام نبی معصومی' مولانا محمد طاہر' قاری محمد قاسم سمیت دوسو سے زائد مساجد کے علماً کرام اور خطباً نے اپنی اپنی مساجد میں خطاب کرتے ہوئے حکومت کو انتباہ کیا کہ وہ اپنی صفوں سے اسلام و ملک دشمن اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ قادیانی گروہ کو الگ کردے ورنہ اس مسئلہ پر تحریک کا آغاز ضلع ساہیوال سے ہوگا اور بغیر کسی مصلحت کے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کیا جائے گا' علماً نے کہا کہ قومی حکومت کے آنے کے بعد قادیانیوں اور این جی اوز کی ریشہ دوانیوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے اور قادیانی گروہ ملک بھر میں اشتعال انگیز کارروائیوں میں مصروف ہے۔ علماً نے اپنے خطبات میں کہا کہ موجودہ حکومت میں کئی اہم ترین عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ علماً نے مزید کہا کہ ۱۹۸۴ء میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے استاد اور مجلس احرار اسلام کے صدر قاری بشیر احمد حبیب اور اظہر رفیق کی قادیانیوں کے ہاتھوں شہادت کے بعد شہداً ختم نبوت چوک (مشن چوک) ساہیوال کے قریب جس قادیانی عبادت گاہ کو سیل کر دیا گیا تھا بعض افراد اسے کھلوانے کی سازش کرتے ہوئے ساہیوال کے امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کسی طور پر یہ سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ علماً نے کہا کہ ضلع ساہیوال میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا اسلامی شعائر و اصلاحات کے استعمال سے قادیانیوں کو نہیں روکا جارہا۔

چک : 138/9L,37/12L,55/12L, 137/9L,30/11L, 6/11L اور حیات آباد چیچہ وطنی میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز اور خلاف قانون ارتدادی کارروائیوں اور امن دشمن سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا گیا تو ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

••

بقیہ : مولانا جمال اللہ الحسینی

حالانکہ ان کو ڈاکٹروں نے سفر کی ممانعت کی تھی لیکن اس کے باوجود سفر کرنا یہ جماعت سے گہری وابستگی کا ثبوت ہے۔ علالت کے ایام میں ایک دن مولانا مرحوم کی عیادت کی غرض سے گیا' لیکن مولانا شدت علالت کی وجہ سے بے ہوش تھے اور جب دوسری بار حاضر ہوا تو ہوش میں تھے' مجھے دیکھ کر مسکرائے اور یوں محسوس ہوا جیسے زبان حال سے کہہ رہے ہوں۔

سپرد خاک کردی جائے گی جب زندگی میری
تمہیں پھر یاد تڑپایا کرے گی ہر گھڑی میری
الجھ کر غم کی دنیا میں بھٹک جاؤ گے راہوں میں
تمہیں شام و سحر محسوس ہوگی پھر کمی میری

اور پھر ڈیڑھ ماہ بعد ایسا ہی ہو گیا آج ان کی کمی محسوس ہو رہی ہے' جماعت میں بھی ان کی وفات کی وجہ سے ایک خلاً پیدا ہو گیا ہے' جس کو پر کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اے اللہ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی علیہ الرحمۃ کی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے طفیل میں مغفرت فرما اور ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنادے اور ان کی کوتاہیوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس نصیب فرما۔ (آمین ثم آمین)

ضروری گزارش

قارئین کرام! مولانا جمال اللہ الحسینی مرحوم نے پورے ملک میں عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ہزاروں تقاریر کیں اگر کسی بھی ساتھی کے پاس مولانا مرحوم کی تقریر کی کیسٹ ہو تو مہربانی فرما کر اس کی کاپی کروا کر "راشد مدنی دفتر ختم نبوت جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم سندھ" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(یاد رہے کیسٹ کا خرچ ادا کر دیا جائے گا)

ردقادیانیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے رد قادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
* یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ سے ایک کلاس جاری کی جارہی ہے۔ یہ کلاس ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کو اختتام پذیر ہوگی۔
* جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
* کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدامیں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔
* ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
* امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔
* جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
* تعلیم یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ کو شروع ہو جائے گی۔

درخواست و رابطہ کے لئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت رفع و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ علیہ السلام کے علماء و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع و مانع مسکت، دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف...... عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب...... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بد دین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج...... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا محمد چراغؒ، مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ...... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا، اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا خدا بخش، مولانا جمال اللہ الحسینیؒ، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا، مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122